عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان
ہفت روزہ
ختم نبوۃ
INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATM-E-NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN
ختم نبوت سیمینار
بہاول پور
جلد: ۴۰
۲ تا ۸؍رمضان المبارک ۱۴۴۲ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲؍اپریل ۲۰۲۱ء
شمارہ: ۱۵
آگیا سرچشمۂ فضلِ خدا ماہِ صیام
رمضان المبارک
فضائل واحکام
حضرت مولانا
قاری احسان اللہ
کی رحلت
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.info
http://www.khatm-e-nubuwwat.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
Email: editorkn@yahoo.com

قادیانیت سے مسلمان ہونے والی لڑکی کا اپنے والدین سے میل جول رکھنا

س:......زید نے ایک قادیانی گھرانے کی لڑکی سے شادی کی۔ بظاہر اس لڑکی کو مسلمان کیا اور یہ بھی یقین دہانی کروائی کہ مستقبل میں لڑکی کا اپنے قادیانی گھرانے اور رشتہ داروں سے کوئی بھی تعلق نہ ہوگا۔ لڑکے کی اس بات پر یقین کرتے ہوئے خاندان کے کچھ افراد نے اس کی شادی میں پوری طرح تعاون کیا (معاونت) جبکہ دوسرے رشتہ داروں نے اس کو قادیانیوں کا دجل اور دھوکا سمجھتے ہوئے شادی کو روکنے کی کوشش کی اور زید کے نہ رکنے پر شادی کا بائیکاٹ کیا۔ اس کے بعد سے زید نے ہر اس رشتہ دار سے قطع تعلق کرلیا، جس نے اس کی شادی پر معاونت نہیں کی، اس کے والد نے بھی معاونت نہ کی، جس پر اس نے تعلق ختم کرلیا۔ زید الگ مکان لے کر رہنے لگا۔ صرف انہی رشتہ داروں سے تعلق قائم کئے رکھا جس نے اس کی شادی پر معاونت کی۔ اب شادی کو تقریباً دو سال گزرنے کے بعد یہ بات پوری طرح واضح ہوچکی ہے کہ لڑکی کا اپنے قادیانی والدین اور رشتہ داروں کے پاس پوری طرح آنا جانا ہے۔ اس صورت حال میں یہ دریافت کرنا ہے کہ ہمارے لئے ان رشتہ داروں سے جنھوں نے اس کی معاونت کی اور ابھی بھی پوری طرح ساتھ دے رہے ہیں، ان سے ہمارے تعلق کی نوعیت کے بارے میں کیا حکم ہے جو سب جانتے ہوئے زید کے معاون رہے اور اب بھی معاونت کررہے ہیں۔ کیا شریعت ان سے بھی قطع تعلق کا حکم دیتی ہے؟ برائے کرم شریعت کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے، آمین۔

ج:......صورت مسئولہ میں زید کا طرز عمل انتہائی غلط اور ناجائز ہے خاص طور پر اپنے والد سے قطع تعلق کرنا تو بہت بڑا گناہ اور ظلم ہے۔ اسے چاہئے کہ وہ فوراً توبہ کرے اور اپنے والد کو راضی کرے اور ان سے اپنے کئے کی معافی مانگے۔ مسلمان ہوجانے کے بعد لڑکی کا اپنے قادیانی رشتہ داروں سے تعلقات جاری رکھنا جائز نہیں ہے۔ والدین سے تعلقات کا بھی یہی حکم ہے، ہاں! اگر والدین خدمت کے محتاج ہوں اور کوئی بھی خدمت کرنے والا موجود نہ ہو تو ضرورت کی حد تک ان کی خدمت کے لئے جاسکتی ہے۔ اسی طرح والدین اگر دین سے متعلق نرم گوشہ رکھتے ہوں اور امید ہو کہ تبلیغ دین سے ان کا ایمان درست ہوجائے گا تو تبلیغ کی نیت سے بھی تعلق رکھنا جائز ہے لیکن اگر وہ قادیانیت پر ثابت قدم ہوں تو پھر لڑکی کے لئے وہاں جانا اور ان سے تعلقات رکھنا جائز نہیں ہے، اس عمل سے خود لڑکی کے ایمان کو بھی خطرہ ہے اور آنے والی نسل کے ایمان بگڑنے کا بھی قوی اندیشہ ہے، اس وجہ سے یہ ناجائز ہے اور اگر شوہر بھی بیوی کے عمل سے راضی ہو تو وہ بھی گناہگار ہے۔ اسے چاہئے کہ بیوی کے قادیانیوں سے میل جول پر پابندی لگائے اور اسے محتاط رہنے کا حکم دے۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو وہ عنداللہ مجرم ہے اور اللہ تعالیٰ کے یہاں اس سے پوچھ ہوگی۔ باقی جو رشتہ دار زید کے معاون ہیں، ان سے قطع تعلق کی ضرورت نہیں، کیونکہ اپنے اچھے اور برے عمل کے وہ خود ذمہ دار ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

مجلسِ ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری، صاحبزادہ مولانا عزیز احمد،
علامہ احمد میاں حمادی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی،
مولانا قاضی احسان احمد

جلد: ۴۰ ۲ تا ۸ ر رمضان المبارک ۱۴۴۲ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲ ر اپریل ۲۰۲۱ء شمارہ: ۱۵

سرپرست
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ
حضرت مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی مدظلہ

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میؤ ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

تزئین و آرائش:
محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

حضرت مولانا قاری احسان اللہ کی رحلت	۴	حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ
رمضان المبارک... فضائل واحکام	۷	مولانا اشتیاق احمد قاسمی
زکوٰۃ... دولت کی تقسیم کا انقلابی نظام (۲)	۱۰	مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
امر بالمعروف ونہی عن المنکر	۱۳	بنت اقلیم قدوائی
.... سیرت پاک کے چند روشن ابواب (۱۲)	۱۵	حافظ محمود راجا، سجاول
ختم نبوت سیمینار بہاول پور	۱۸	رپورٹ: جناب محمد شفیع چغتائی
الاربعین فی خاتم النبیین ﷺ (۵)	۲۰	مولانا غلام رسول دین پوری
.... مرزا قادیانی کی ہرزہ سرائی (۲)	۲۲	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا شجاع آبادی کے دعوتی وتبلیغی اسفار	۲۵	ادارہ

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
شہید ختم نبوت حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زرتعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۱۰۰ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۸۰ ڈالر، سعودی عرب،
متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۷۰ ڈالر
فی شمارہ ۱۵ روپے، ششماہی: ۳۵۰ روپے، سالانہ: ۷۰۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019
(اے ٹی بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019
AALMIMAJLISTAHAFFUZKHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018
(اے ٹی بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ

حضرت مولانا قاری احسان اللہ کی رحلت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ وسلام علٰی عبادہ الذین اصطفٰی

ضلع بٹ گرام کے علاقہ نکری گاؤں تھایا جدید کے مولانا سمندخان قوم ملاّ خیل سواتی کے ہاں محلّہ بھارت نگر چڑہ منڈی لاہور ۱۹۴۹ء میں ایک صاحبزادہ پیدا ہوئے۔ جن کا نام احسان اللہ رکھا جو آگے چل کر مولانا قاری احسان اللہ صاحب کے نام سے جانے پہچانے گئے۔ آپ نے نویں جماعت تک کی تعلیم شیرانوالہ ہائی سکول لاہور میں حاصل کی۔ مولانا سمندخان لاہور بلال پارک باغبان پورہ میں پڑھاتے تھے۔ مولانا قاری احسان اللہ نے مدرسہ مصباح العلوم دوموریہ پل لاہور رقاری شفاعت احمد فاضل دارالعلوم دیوبند سے ۱۳ ماہ میں قرآن مجید حفظ کیا۔ تجوید قاری فضل ربی مانسہرہ والوں سے پڑھی۔ جامعہ مدنیہ لاہور، دارالعلوم فرقانیہ راولپنڈی، مدرسہ انوارالعلوم پنڈی میں بھی درس نظامی کے مختلف درجات مکمل کئے۔

شعبان ۱۳۹۶ء (اگست ۱۹۷۶ء) میں دارالعلوم تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی سے دورہ حدیث شریف کیا اور پھر یہیں اسی جامعہ میں تخصص فی الفقہ والافتاء کا ایک سالہ کورس مکمل کر کے ۱۰ ررجب المرجب ۱۳۹۷ھ (۲۷ رجون ۱۹۷۷ء) میں افتاء سے فراغت حاصل کی۔ آپ ذہین وفطین تھے۔ تمام درجات میں اعلیٰ نمبروں سے پاس ہوتے رہے۔ تخصص میں بھی درجہ علیا میں پاس ہوئے۔ حضرت شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خانؒ اور مولانا مفتی عبدالرشیدؒ صاحب کے دستخطوں سے سند جاری ہوئی۔ فراغت کے بعد سپر مارکیٹ کی مسجد اسلام آباد میں پیر سیف اللہ خالد کے ساتھ کام کرتے رہے۔ اسلام آباد فیصل مسجد روڈ پر پاکستان بننے سے قبل ایک گاؤں گیدڑ کوٹہ تھا۔ اس گاؤں کی مسجد تھی جسے چھوٹی مسجد کے نام سے یاد کیا جاتا تھا۔ اسلام آباد بنا، نئی ڈویلپمنٹ میں گاؤں کی آبادی تو اٹھادی گئی۔ البتہ دو شاہراہوں کے درمیان وہ قدیم چھوٹی مسجد رہنے دی گئی۔ اساتذہ نے آپ کو اس مسجد کو آباد کرنے کی ڈیوٹی لگائی۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل واحسان سے یہاں تشریف لائے۔ پانچ وقت کی نمازیں، حفظ وناظرہ کی کلاس کا آغاز کر دیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے قرآن مجید کی تعلیم کی برکتوں رنگ وروپ کا ایسا نکھار آیا کہ چہار جانب قرآن مجید کی صداؤں کا موسم بہار شروع ہوگیا۔ نامعلوم اسلام آباد کی تعمیر میں کتنی مسجدوں کو اجاڑا گیا۔ لیکن مولانا قاری احسان اللہ نے یہاں پر ایسا سماں قائم کیا۔ جمعہ پر بھرپور حاضری ہونے لگی۔ آپ حق کی للکار تھے۔ بہادر وجفاکش، مخلص ونڈر عالم دین ہونے کے ناتے آپ نے اپنا حلقہ بنالیا۔

جمعیت علماء اسلام اسلام آباد کے بانی حضرات میں آپ کا شمار ہوتا تھا۔ اسلام آباد جمعیت کے امیر اور سرپرست اعلیٰ کے عہدوں پر فائز رہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ہر اہم کام وموڑ پر آپ صف اوّل میں ہوتے تھے۔ تحریک ختم نبوت میں علماء اسلام آباد وراولپنڈی کے ساتھ گرفتار ہوئے۔

اس زمانہ میں آج کے وفاقی وزیر داخلہ جناب شیخ رشید احمد بھی آپ کے جیل کے ساتھی ہیں۔ جناب جنرل ضیاء الحق صاحب کے زمانہ میں اسلام آباد فیصل مسجد کی دوشاہراؤں کے درمیان اس مسجد کو گرانے کے آرڈر آ گئے۔ اتفاق سے جنرل ضیاء الحق بھی آتے جاتے مسجد میں رکے اور حکم دیا کہ مسجد کو گرا دیا جائے۔ قاری احسان اللہ صاحب موقع پر موجود تھے۔ سنا ان سنا برابر کر دیا۔ ضیاء صاحب آرڈر دے کر جانے لگے تو نمازیوں نے قاری صاحب سے عرض کیا کہ ضیاء صاحب نرم دل انسان ہیں۔ آپ انہیں کہیں گے تو وہ مان جائیں گے۔ آپ چلیں ان کے گاڑی پر سوار ہونے سے پہلے ان کو دوبارہ مل کر اپیل کریں۔ قاری صاحب نے کہا کہ اگر اللہ رب العزت کو اس مسجد کا رکھنا منظور ہے تو کسی کا باپ بھی مسجد کو نہیں گرا سکتا اور اگر اللہ تعالیٰ کو اس کا گرانا منظور ہے تو میں کسی جنرل کی منت کر کے خفت حاصل نہیں کرنا چاہتا۔

نہ معلوم قاری احسان اللہ صاحب کے اس قول کو حق تعالیٰ نے کس شان سے قبول فرمایا کہ نوٹسوں کے باوجود مسجد نہ گرائی گئی۔ ہاں اللہ تعالیٰ نے یہ کرم ضرور فرمایا کہ اس دوران سی۔ڈی۔اے کے چیئرمین نے نئے سرے سے مسجد کی حدود وسیع کر کے پکی الاٹمنٹ کرنے کا پروانہ جاری کر دیا۔

قاری صاحب نے اللہ رب العزت کا نام لے کر ۸۷-۱۹۸۶ء مسجد قاسمیہ، مدرسہ حقانیہ مدنیہ کی تعمیر شروع کر دی۔ حق تعالیٰ نے کرم کا معاملہ کیا۔

آج اسلام آباد کی سب سے کھلی سڑک فیصل مسجد روڈ پر دوسڑکوں کے درمیان آسمانوں کی بلندیوں کو چھوتی ہوئی مسجد و مدرسہ قائم ہیں۔ اسے گرانے کا حکم کرنے والے کا جنازہ بھی یہاں سے گزرا۔ جمعہ کا دن تھا جنرل صاحب کا یہاں سے جنازہ گزرا، حضرت قاری صاحب نے جمعہ پر یہ واقعہ بیان کیا تو العظمۃ للہ کے نعروں اور اللہ اکبر کی صداؤں سے مسجد و مدرسہ کے درودیوار گونج اٹھے۔ آج حفظ و قرأت کی کلاسوں کے ساتھ درجہ خامسہ تک درس نظامی کے درجات میں بھی تعلیم جاری ہے، رہے نام اللہ کا۔

مئی ۱۹۸۲ء کی آخری رات مسجد دارالسلام اسلام آباد میں ختم نبوت کانفرنس تھی۔ بہت سارے علماء کرام نے بیان کئے۔ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب کی صدارت تھی، قاری احسان اللہ صاحب نے حضرت خواجہ خان محمد صاحب سے درخواست کی کہ قادیانی گرو اور لاٹ پادری مرزا ناصر میری مسجد کے محراب کی جانب سڑک کے پار اپنے گیسٹ ہاؤس میں ٹھہرا ہوا ہے۔ آپ کل وہاں ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد کی اجازت دے دیں تو میری مسجد کے مہلک وں کی آواز سے مرزا ناصر کو پیغام حق پہنچایا جا سکتا ہے۔ حضرت قبلہؒ نے منظوری دے دی۔ دارالسلام کی کانفرنس کے اختتام پر مسجد قاسمیہ فیصل مسجد روڈ ایف ۸/۳ سیکٹر میں ختم نبوت کانفرنس کرنے کا اعلان کر دیا گیا۔ اگلے روز یکم جون ۱۹۸۲ء بعد از مغرب کانفرنس کا آغاز ہوا۔ جناب راجہ ظفر الحق، مولانا عبدالشکور دین پوری، مولانا محمد لقمان علی پوری، قاری محمد امین، مولانا عبدالرؤف جتوئی، سید امین گیلانی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے بیانات ہوئے۔ فقیر راقم نے بھی گزارشات پیش کیں۔ اس پوری تقریر کو ''حقائق بولتے ہیں'' کے نام سے پمفلٹ کی شکل میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مانسہرہ کے جناب عبدالرؤف مرحوم نے شائع کیا۔ تقریر کا ایک اقتباس ملاحظہ ہو:

''سوچئے! ٹھنڈے دل کے ساتھ سوچئے کہ کب تک آپ (مرزا ناصر) قتل کراتے رہیں گے؟ آپ نے وہاں ایک سبزی فروش محمد علی کو ربوہ کے اندر قتل نہیں کرایا؟ ایک کشمیری لڑکی کو آپ کے صاحبزادے اغواء کر کے نہیں لے گئے تھے؟ بعد میں جس کے ساتھ نکاح کیا۔ آپ کے بیٹے فرید احمد نے ربوہ کے لوگوں سے ویزوں کے لئے لاکھوں روپے لے کر فراڈ نہیں کیا۔ سوچئے! ان باتوں کو ٹھنڈے دل کے ساتھ سوچئے اور آج میں آپ سے کہنا چاہتا ہوں کہ آج کی ہماری اس گفتگو کو ٹھنڈے دل کے ساتھ سوچو۔ میں قدرت کی طرف سے تمہیں وارننگ دینے کے لئے آیا ہوں۔ میں عرش الٰہی پے لکھا ہوا دیکھ رہا ہوں کہ رب کعبہ کی قسم! اب تمہاری موت کے دن قریب آ چکے ہیں۔''

(حقائق بولتے ہیں ص:۱۶، خطبات شاہین ختم نبوت، ج:۱ ص:۳۰۲)

اللہ رب العزت کا کرنا یہ ہوا کہ تقریر کے دوران ہی مرزا ناصر پر دل کا دورہ پڑا اور اسی سے چند دنوں بعد وہ آنجہانی ہوگیا۔ کانفرنس کے بعد بعض مقررین گرفتار کر لئے گئے۔ بعد میں ان کی ضمانتیں ہوئیں۔ کیس چلتا رہا۔ بعد میں سب بری ہوگئے۔ کفر ہار گیا، اسلام جیت گیا۔ اس معرکہ کا سبب بھی حضرت مولانا قاری احسان اللہ صاحب بنے۔ آپ انتہائی منکسر المزاج تھے۔ جس جلسہ میں جاتے سامعین میں بیٹھ کر شرکت کر کے آجاتے۔ نام ونمود سے کوسوں دور تھے۔ لیکن حق بات کہنے میں تیغ بُراں تھے۔

مولانا قاضی احسان احمد مرکزی مبلغ ختم نبوت کراچی کی روایت ہے کہ قاری احسان اللہ صاحب کی عالم مجلس تحفظ ختم نبوت سے محبتوں کا یہ عالم تھا کہ جمعہ کو ان کا بیان شروع ہوتا لیکن مجھ پر نظر پڑ جاتی تو اپنا بیان روک کر میرا اعلان کر دیتے۔ عمرہ وحج کے لئے جانا ہوتا تو جمعہ وعید کا نظم مولانا قاضی احسان احمد مبلغ ختم نبوت کے سپرد کر جاتے۔ کچھ عرصہ قبل ان کی عیادت کے لئے فقیر راقم کا اسلام آباد جانا ہوا۔ ان کے چہرہ پر مسرتوں کی رونقوں کا ابر چھا جوں برسنے لگا۔ شوگر کے مریض تھے۔ اتار چڑھاؤ طبیعت کا جاری رہا۔ آخر جان کی بازی ہار گئے۔ ۱۹/مارچ ۲۰۲۱ کو صبح انتقال ہوا۔ عصر کے بعد جنازہ ہوا۔ قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن صاحب کے حکم پر آپ کے صاحبزادہ ڈاکٹر مولانا امداد اللہ نے جنازہ کی امامت کی اور یوں تاریخ کا ایک سنہری باب بند ہوگیا۔ حق تعالیٰ مرحوم کی بال بال مغفرت فرمائیں۔

وصلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ سیّدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین

آ گیا سرچشمۂ فضلِ خدا ماہِ صیام

اہلِ ایماں کے لئے ہے یہ مسرت کا پیام
آ گیا سرچشمۂ فضلِ خدا ماہِ صیام

روح پرور ہے یہ تسبیح و تلاوت کا سماں
کر رہے ہیں سب بقدرِ ظرف اس کا اہتمام

مسجدیں فضلِ خدا سے مطلعِ انوار ہیں
پی رہے ہیں اہلِ ایماں بادۂ وحدت کا جام

بارگاہِ رب العزت میں سبھی ہیں سجدہ ریز
دید کے قابل ہے یہ قانونِ قدرت کا نظام

طالبِ فضلِ خدا ہیں بچے بوڑھے اور جوان
بھوکے پیاسے ہیں مگر پھر بھی نہیں ہیں تشنہ کام

ماہِ رمضاں میں یہ افطار و سحر کا انتظار
ہے نشاطِ روح کا ساماں برائے خاص و عام

پیش خیمہ عید کا ہے ماہِ رمضاں اس لئے
ہو مبارک سب کو برقی اِس کا حُسنِ اختتام

رمضان المبارک

فضائل واحکام

مولانا اشتیاق احمد قاسمی

رمضان المبارک کے مہینے کو سارے مہینوں پر برتری حاصل ہے کہ اس میں بے پناہ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور خیر و برکت نازل ہوتی ہیں، جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں، شیاطین قید کر دیئے جاتے ہیں، نیکیوں کی توفیق زیادہ سے زیادہ حاصل ہوتی ہے، مومنین کے رزق میں اضافہ ہو جاتا ہے، نفل کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ستر فرض کے برابر ہوجاتا ہے، رمضان کا ابتدائی عشرہ رحمت، درمیانی مغفرت اور آخری دوزخ سے خلاصی کا ہے، اس میں ایک رات شب قدر ہے جس میں پوری رات عبادت ہزار مہینوں سے بہتر ہے، اسی مہینے میں قرآن کریم نازل ہوا ہے، دن میں روزہ اور رات میں تراویح کا اجتماعی نظام قائم کیا جاتا ہے، اس طرح اس مہینہ کی نورانیت اور تاثیر میں بے انتہاء اضافہ ہوجاتا ہے، ہر مؤمن بندے کو کسی نہ کسی درجے میں اس کا احساس وادراک ہوتا ہے۔

روزے کا ثواب:

رمضان میں روزہ رکھنا فرض ہے، اس کا انکار کرنے والا کافر اور نہ رکھنے والا فاسق ہے، روزہ رکھنے کی بڑی فضیلت ہے۔

حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ روزہ بندوں کی طرف سے میرے لئے ہے، اس کا اجر وثواب میں خود عطا کروں گا، میرا بندہ میری خوشنودی حاصل کرنے کے لئے خواہشِ نفس کو چھوڑتا ہے، کھانا پینا ترک کرتا ہے؛ لہٰذا میں خود اپنی مرضی کے مطابق ان کا بدلہ دوں گا۔ روزہ دار کے لئے دو طرح کی خوشیاں ہیں: ایک افطار کے وقت، دوسری جب وہ اپنے رب کے حضور میں باریابی کا شرف حاصل کرے گا۔ روزہ دار کے منھ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے زیادہ پسندیدہ ہے، روزہ نفس وشیطان کے حملوں اور جہنم سے بچنے کے لئے ڈھال ہے۔ جب تم میں سے کوئی روزہ رکھے تو بے ہودہ باتوں سے بچے، شور وشغب نہ کرے، اگر کوئی گالی دے یا جھگڑا کرے تو کہہ دے کہ میں روزہ سے ہوں۔

روزہ کی نیت:

نیت دل کے پختہ ارادے کا نام ہے، زبان سے بولنا ضروری نہیں اور اگر استحضار کے لئے زبان سے نیت کرلے تو بہتر ہے، روزہ کے لئے نیت شرط ہے، سحری کے بعد دل میں روزہ کی نیت کرنا کافی ہے۔ اگر بلانیت روزہ دن بھر کچھ کھایا پیا نہ جائے تو روزہ نہیں ہوگا، رمضان کے روزے کی نیت سحری کا وقت ختم ہونے سے پہلے کرلینا بہتر ہے، اگر صبح صادق تک نیت نہ کی تو زوال سے کم وبیش ڈیڑھ گھنٹہ پہلے تک نیت کرسکتا ہے، جب کہ کچھ کھایا پیا نہ ہو۔

سحری:

سحری کھانا سنت ہے، یہ برکت والا کھانا ہے، آدھی رات کے بعد جب بھی کچھ کھائے سحری کے قائم مقام ہوجائے گا؛ البتہ اخیر حصے میں کھانا افضل ہے، اگر مؤذن غلطی سے صبح صادق سے پہلے اذان دے دے تب بھی سحری کھاسکتے ہیں، روزہ صبح صادق کے بعد شروع ہوتا ہے۔

افطار:

یقینی طور پر غروبِ آفتاب کے بعد افطار میں جلدی کرنا مستحب ہے اور دیر کرنا مکروہ؛ کیلنڈر میں لکھے وقت سے تین منٹ کی احتیاط مناسب ہے، افطار میں کھجور اور چھوہارہ افضل ہے، دوسری چیز سے افطار کرنے میں حرج نہیں اور نہ ثواب میں کمی ہوتی ہے۔ حرام چیز سے افطار کرنا حرام ہے جس چیز کے حرام ہونے کا شبہ ہو اس سے افطار نہ کیا جائے۔ افطار کی وجہ سے مغرب کی نماز میں نمازیوں کی رعایت سے کم وبیش دس منٹ کی تاخیر کی جاسکتی ہے۔

افطار کی دعا:

"اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ"

ترجمہ: "اے اللہ! میں نے آپ کے لئے روزہ رکھا اور آپ کی دی ہوئی چیز سے افطار کیا"

افطار کے بعد کی دعا:

ذَھَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شاءَ اللّٰہُ۔

ترجمہ: ’’پیاس بجھ گئی رگیں تر ہوگئیں اور اجر ثابت ہوگیا۔ ان شاء اللہ

تراویح:

رمضان المبارک میں عشاء کی فرض وسنت کے بعد بیس رکعت تراویح پڑھنا سنتِ موکدہ ہے، محلّہ کی مسجد میں تراویح کی جماعت سنتِ موکدہ کفایہ ہے، اگر محلّہ کی مسجد میں تراویح کی جماعت نہ ہوتو پورے محلّہ والوں کو سنت چھوڑنے کا گناہ ہوگا۔ اگر محلّہ کی مسجد میں جماعت ہوتی ہو اور کوئی شخص اپنے گھر میں تنہا یا جماعت سے تراویح کی نماز پڑھ لے تو جائز ہے؛ البتہ بلا عذر خلاف افضل ہے۔ نابالغ کو تراویح میں امام بنانا جائز نہیں ہے۔ قرآن اتنا زیادہ پڑھنا کہ مقتدیوں کو تکلیف ہو مکروہ ہے۔ تراویح میں ایک بار پورا قرآنِ پاک پڑھنا یا سننا سنت ہے۔ قرآن اتنا تیز پڑھنا کہ حروف کٹ جائیں گناہ ہے۔ تراویح سنانے یا سننے پر اجرت دینا اور لینا دونوں ناجائز ہے، ایسی صورت میں قرآن سننے اور سنانے کا ثواب نہیں ملتا، اگر بلا اجرت قرآن مجید سنانے والا حافظ نہ ملے تو چھوٹی سورتوں (مثلاً الم ترکیف) سے تراویح جماعت سے ادا کریں۔ اگر تراویح میں دو رکعت پر بیٹھنا بھول گیا اور چار رکعت پر سلام پھیرا تو صرف آخری دو رکعتیں تراویح کی شمار ہوں گی شروع کی دو رکعتیں تراویح میں شمار نہ ہوں گی اور پہلی دونوں رکعتوں میں پڑھا ہوا قرآن پاک لوٹایا جائے گا، ہاں اگر دوسری رکعت پر بیٹھا ہوتو چاروں رکعتیں تراویح میں شمار ہوں گی؛ البتہ بالقصد ایسا نہ کرے، تراویح کی نماز دو دو رکعت اصل سنت ہے۔ اگر تراویح کی چند رکعتیں نہ پڑھ سکا اور امام صاحب نے وتر پڑھانا شروع کر دیا تو مقتدی وتر کی جماعت میں شامل ہو جائے، چھوٹی ہوئی رکعتیں بعد میں پوری کرے۔ اگر عشاء کی نماز تنہا پڑھی ہو جماعت سے نہ پڑھ سکا ہو تو بھی وتر کی جماعت میں شریک ہوسکتا ہے۔ اگر کسی نے تراویح کی نماز نہیں پڑھی تو وتر کی جماعت میں شریک نہ ہو، پہلے تراویح پڑھے پھر وتر پڑھے؛ لیکن اگر وتر کی جماعت میں شریک ہوگیا تو نماز ہو جائے گی لوٹانے کی ضرورت نہیں۔

اعتکاف:

رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں یعنی بیسویں تاریخ کے سورج ڈوبنے سے پہلے سے عید کے چاند کی یقینی خبر آنے تک اعتکاف کرنا یعنی مسجد میں کسی آدمی کا ٹھہرنا سنت موکدہ کفایہ ہے، اگر بڑے شہر کے ہر محلّہ میں اور دیہات کی کسی ایک مسجد میں کوئی بھی اعتکاف نہ کرے تو سنت چھوڑنے کا گناہ سب کو ہوگا۔ اعتکاف میں کوئی عبادت متعین نہیں، جمعہ کی نماز، پیشاب، پاخانہ، غسل واجب اور وضو کے لئے مسجد سے باہر نکلنے کی اجازت ہے، بلا کسی عذر کے مسجد سے ایک لمحہ کے لئے بھی نکلنے سے اعتکاف فاسد ہوجاتا ہے۔

شب قدر:

پہلی امتوں کی عمریں زیادہ تھیں، اس امت کی عمریں کم ہیں تو اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرامؓ کی خواہش پر ایک ایسی رات عنایت فرمائی جس کی عبادت ہزار مہینے کی عبادت سے زیادہ ہے۔ اکیسویں، تیئسویں، پچیسویں، ستائیسویں اور انتیسویں کی پانچ راتوں میں شب قدر تلاش کرنا چاہئے۔ بہتر یہ ہے کہ پوری رات عبادت کرے، اگر پوری رات عبادت نہ کرسکے تو جتنی عبادت بس میں ہو کرے؛ البتہ عشاء اور فجر کی نماز جماعت سے پڑھنے کا اہتمام کرے تو پوری رات کی عبادت کا ثواب مل جائے گا، اس رات کو انفرادی عبادت میں لگانا ثواب ہے، مسجدوں میں جمع ہوکر عبادت کرنا بدعت ہے۔

شب قدر کی خاص دعا:

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّی۔

ترجمہ: اے اللہ! آپ بے انتہا معاف کرنے والے ہیں، معافی کو پسند فرماتے ہیں، پس مجھے معاف کردیجیے!

روزہ نہ رکھنے کی اجازت:

مسافر جو کم از کم سوا ستتر کلومیٹر کی مسافت تک سفر کرنے کے ارادے سے گھر سے نکلا ہو، اس کے لئے رمضان میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے؛ البتہ رمضان کے بعد جلد از جلد ان روزوں کی قضا کرلے، اگر سفر میں زیادہ مشقت نہ ہو تو روزہ رکھنا بہتر ہے۔ اگر روزہ کی حالت میں سفر شروع کیا تو روزہ کو پورا کرنا ضروری ہے، اگر سفر سے گھر واپس آ گیا اور روزہ نہیں تھا تو روزے کے احترام میں شام تک کچھ نہ کھانا واجب ہے۔ اگر کوئی دشمن جان سے مارنے یا کسی عضو کے ضائع کرنے کی دھمکی دے تو روزہ توڑنے کی گنجائش ہے، بعد میں اس کی قضا کرلے۔ اگر بیماری کی وجہ سے روزہ رکھنا سخت دشوار ہوجائے یا مرض کے بڑھنے کا خطرہ ہو تو روزہ نہ رکھے بعد میں قضا کرلے۔ اگر روزہ رکھنے کی حالت میں بھوک پیاس کی شدت سے بیمار ہونے یا جان

جانے کا خطرہ ہوتو روزہ توڑ سکتا ہے۔عورت کے لئے حیض (ماہواری) کے دنوں میں اور بچہ کی پیدائش کے بعد خون (نفاس) آنے کے دنوں میں روزہ رکھنا جائز نہیں،ان دنوں کی قضا بعد میں کرلے گی۔ ان حالتوں میں چھپ کر کھائے پیئے،دوسروں کے سامنے کھانے پینے سے بچے۔ حاملہ عورت اور دودھ پلانے والی عورت کو اپنی جان یا بچے کی جان کا خطرہ ہوتو روزہ نہ رکھے،بعد میں قضا کرلے۔

جن چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے:

قصداً کھانے، پینے اور جماع کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور قضا کے ساتھ کفارہ لازم ہوجاتا ہے۔یعنی لگاتار ساٹھ روزے رکھنا، اگر کوئی شخص بہت بوڑھا ہے تو ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلانا ضروری ہوجاتا ہے، آنکھ اور ناک میں دوا ڈالنے سے بھی روزہ ٹوٹ جائے گا۔قصداً منہ بھر قے کرنا، روزہ یاد ہونے کی حالت میں کلی کرتے وقت حلق میں پانی اتر جانا،عورت یا مرد کو چھونے سے انزال ہوجانا، رات سمجھ کر صبح صادق کے بعد سحری کرلینا، دن باقی تھا غروب آفتاب ہوجانے کے خیال سے کھالینا، بیڑی، سگریٹ، حقہ پینا، لوبان، عود یا اگربتی کا دھواں قصداً حلق میں پہنچانا، بھول کر کھانے یا پینے کے بعد یہ سوچ کر کہ روزہ ٹوٹ گیا ہے قصداً کھانا پینا، ان سب چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور صرف قضا لازم ہوتی ہے، کفارہ لازم نہیں ہوتا۔

جن چیزوں سے روزہ مکروہ ہوتا ہے:

بلاضرورت کسی چیز کو چبانا، نمک چکھ کر تھوک دینا،ٹوتھ پیسٹ یا منجن یا کوئلے سے دانت مانجھنا،غسل واجب ہونے کی حالت میں پورے دن ناپاک رہنا،گنگھی لگانا، کسی مریض کو خون دینا،غیبت کرنا، انسان یا جانور کو گالی دینا، وغیرہ ان سب چیزوں سے روزہ مکروہ ہوجاتا ہے،یعنی ثواب کم ہوجاتا ہے، البتہ فرض ذمہ سے ادا ہو جاتا ہے۔

جن چیزوں سے روزہ مکروہ نہیں ہوتا:

مسواک کرنا سنت ہے، اس سے روزہ کا ثواب بڑھتا ہے، خوشبو لگانا، ضرورت پر انجکشن لگوانا، بلااختیار حلق میں گرد وغبار،دھواں یا مکھی کا چلا جانا،خود بخود قے ہونا،خواب میں غسل واجب ہونا، بیوی اور نوکر کا غصہ ہونے والے شوہر اور آقا کے کھانے میں نمک چکھ کر تھوک دینا وغیرہ ان سب سے روزہ مکروہ بھی نہیں ہوتا۔

صدقۂ فطر:

اگر کسی عاقل بالغ مسلمان کے پاس اپنی ضرورت سے زیادہ اتنی دولت ہو جس کی قیمت چھ سو بارہ گرام تین سو ساٹھ ملی گرام (۶۱۲،۳۶۰) چاندی کی قیمت کو پہنچتی ہو تو اس پر صدقۂ فطر واجب ہوتا ہے، مال پر سال گزرنا ضروری نہیں ہے، اگر صرف چاندی ہو تو اس کا مذکورہ نصاب کے وزن کے برابر ہونا ضروری ہے۔

آدمی اپنی طرف سے اور اپنی نابالغ اولاد اور خادم کی طرف سے ادا کرے گا، بیوی اور بالغ اولاد کا صدقۂ فطر ادا کرنا شوہر اور باپ پر واجب نہیں ہے، ہاں اگر قولی یا فعلی اجازت سے ادا کردیں تو ادا ہوجائے گا۔ وہ بچہ جو عید کی صبح صادق سے پہلے پیدا ہوا ہو اس کا صدقۂ فطر باپ پر ادا کرنا واجب ہے۔صدقۂ فطر کے مستحقین وہی لوگ ہیں جو زکوۃ کے مستحق ہیں؛ البتہ اتنا فرق ہے کہ زکوۃ کافر کو نہیں دے سکتے اور صدقۂ فطر دے سکتے ہیں۔عید کی نماز کے لئے جانے سے پہلے پہلے صدقۂ فطر ادا کرنا بہتر ہے، اس کے بعد بھی ادا کرنے سے ادا ہوجائے گا۔

زکوۃ:

ہر عاقل بالغ مال دار مسلمان پر زکوۃ واجب ہے، اگر اس کا مال نصاب زکوۃ تک پہنچتا ہو،یعنی اپنی ضرورتوں سے زائد اتنا مال تجارت ہو جس کی قیمت چھ سو بارہ گرام تین سو ساٹھ ملی گرام (۶۱۲،۳۶۰) چاندی کی قیمت کو پہنچتی ہو اور اس پر سال بھی گزر گیا ہو، ادائے زکوۃ کے لئے نصاب پر سال گزرنا ضروری ہے، اگر سونا زیادہ ہو یعنی ستاسی گرام چار سو اسی ملی گرام (۸۷،۴۸۰) یا اس سے زائد ہو تو اس کی زکوۃ الگ سے نکالی جائے گی، مال میں چالیسواں حصہ زکوۃ ادا کیا جاتا ہے،یعنی سو روپے میں سے ڈھائی روپے۔ آئندہ سال کی زکوۃ اگر پہلے ادا کرنا چاہیں تو کرسکتے ہیں، مقروض کو اس کے قرض کی ادائیگی کے لئے زکوۃ دی جاسکتی ہے، خواہ قرض کتنا ہی ہو۔ کسی خدمت کے معاوضے میں زکوۃ کی رقم نہیں دی جاسکتی، یعنی مسجد کے امام یا موذن یا مدرسہ کے مدرس کی تنخواہ زکوۃ سے ادا نہیں کی جاسکتی، فقیر کو مالکانہ طور پر زکوۃ دینا ضروری ہے۔ اگر کسی کے پاس کچھ روپے، کچھ سونا، کچھ چاندی اور کچھ مال تجارت ہو؛ مگر الگ الگ نصاب کو نہ پہنچتے ہوں تو سب کو ملا کر دیکھیں گے اگر ان کی مجموعی قیمت چاندی کے نصاب کو پہنچتی ہو تو چاندی کے لحاظ سے زکوۃ واجب ہوگی۔ کمپنیوں کے شیئرز پر زکوۃ واجب ہوتی ہے۔ نابالغ کے مال پر زکوۃ

(باقی صفحہ 24 پر)

زکوٰۃ.... دولت کی تقسیم کا انقلابی نظام

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

گزشتہ سے پیوستہ

زکوٰۃ ٹیکس نہیں:

اُوپر کی سطور سے یہ حقیقت بھی عیاں ہوگئی کہ زکوٰۃ ٹیکس نہیں، بلکہ ایک اعلیٰ ترین عبادت ہے، بعض لوگوں کے ذہن میں زکوٰۃ کا ایک نہایت گھٹیا تصور ہے، وہ اس کو حکومت کا ٹیکس سمجھتے ہیں، جس طرح کہ تمام حکومتوں میں مختلف قسم کے ٹیکس عائد کئے جاتے ہیں، حالانکہ زکوٰۃ کسی حکومت کا عائدہ ٹیکس نہیں، نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلامی حکومت کی ضروریات کے لئے اس کو عائد کیا ہے، بلکہ حدیث میں صاف طور پر ارشاد ہے کہ زکوٰۃ مسلمانوں کے متمول طبقے سے لے کر ان کے تنگ دستوں کو لوٹا دی جائے گی۔

اسی طرح یہ سمجھنا بھی غلط ہے کہ زکوٰۃ دینے والے فقراء و مساکین پر کوئی احسان کرتے ہیں، ہرگز نہیں! بلکہ خود فقراء و مساکین کا مالداروں پر احسان ہے کہ ان کے ذریعے سے ان لوگوں کی رُقوم خدائی بینک میں جمع ہورہی ہیں، اگر آپ کسی کو بینک میں جمع کرانے کے لئے کوئی رقم سپرد کرتے ہیں تو کیا آپ اس پر احسان کررہے ہیں؟ اگر یہ احسان نہیں تو غرباء کو زکوٰۃ دینا بھی ان پر احسان نہیں!

پہلی اُمتوں میں جو مال اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نذرانے کے طور پر پیش کیا جاتا تھا، اس کا استعمال کرنا کسی کے لئے بھی جائز نہیں تھا، بلکہ وہ سوختنی قربانی کہلاتی تھی، اسے قربان گاہ میں رکھ دیا جاتا تھا، اب اگر آسمان سے آگ آکر اسے راکھ کرجاتی تو یہ قربانی کے قبول ہونے کی علامت تھی، اور اگر وہ چیز اسی طرح پڑی رہتی تو اس کے مردُود ہونے کی نشانی تھی۔ حق تعالیٰ نے اس اُمتِ مرحومہ پر یہ خاص عنایت فرمائی ہے کہ اُمراء کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ جو چیز حق تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کرنا چاہیں اسے ان کے فلاں فلاں بندوں (فقراء و مساکین) کے حوالے کردیں۔ اس عظیم الشان رحمت کے ذریعہ ایک طرف فقراء کی حاجات کا انتظام کردیا گیا اور دُوسری طرف اس اُمتِ مرحومہ کے لوگوں کو رُسوائی اور ذلت سے بچالیا گیا، اب خدا ہی جانتا ہے کہ کون پاک مال سے صدقہ کرتا ہے؟ اور کون ناپاک مال سے؟ کون ایسا ہے جو محض رضائے الٰہی کے لئے دیتا ہے؟ اور کون ہے جو نام و نمود اور شہرت و ریا کے لئے؟ الغرض زکوٰۃ ٹیکس نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نذرانہ ہے، یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اسے قرضِ حسن فرمایا ہے: ”کون ہے جو اللہ کو قرضِ حسن دے؟ پس وہ اس کے لئے اس کو کئی گنا بڑھادے۔“ (البقرہ)

یہاں صدقات کو ”قرضِ حسن“ سے اس لئے تعبیر کیا گیا ہے کہ جس طرح قرض واجب الادا ہے، اسی طرح صدقہ کرنے والوں کو مطمئن رہنا چاہئے کہ ان کا یہ صدقہ بھی ہزاروں برکتوں اور سعادتوں کے ساتھ انہیں واپس کردیا جائے گا۔ یہ مطلب نہیں کہ خدا تعالیٰ کو کسی کی احتیاج ہے، یہی وجہ ہے کہ صدقہ فقیر کے ہاتھوں میں جانے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچ جاتا ہے، اور فقیر گویا اس دینے والے سے وصول نہیں کررہا، بلکہ یہ اس کی طرف سے دیا جارہا ہے جو سب کا داتا ہے۔

زکوٰۃ حکومت کیوں وصول کرے؟

رہا یہ سوال کہ جب زکوٰۃ ٹیکس نہیں، بلکہ خالص عبادت ہے، تو حکومت کو اس کا انتظام کیوں تفویض کیا جائے؟ اس سوال کا جواب ایک مستقل مقالے کا موضوع ہے، مگر یہاں مختصر طور پر اتنا سمجھ لینا چاہئے کہ اسلام پورے معاشرے کو ایک اکائی قرار دے کر اس کا نظم و نسق اسلامی حکومت کے سپرد کرتا ہے۔ اس لئے وہ فقراء و مساکین جو اسلامی معاشرے کا جزو ہیں ان کی ضروریات کا تکفل بھی اسلامی معاشرے کی قوتِ مقتدرہ کے سپرد کرتا ہے، اور اس کفالت کے لئے اس نے صدقات و زکوٰۃ کا نظام رائج فرمایا ہے، فقراء و مساکین کی کفالت کی سب سے بڑی ذمہ داری حکومت پر عائد کی گئی ہے، اس لئے اس مد کے لئے مخصوص رقم کا بندوبست بھی حکومت کا فریضہ ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ جو لوگ حکومت کی

جانب سے صدقات کی وصولی وانتظام پر مقرر ہوں، حدیثِ پاک میں ان کو ”غازی فی سبیل اللہ“ کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی) جس میں ایک طرف ان کی خدمات کو سراہا گیا ہے، اور دُوسری طرف ان کی نازک ذمہ داری کا بھی انہیں احساس دلایا گیا ہے۔ یعنی اگر وہ اس فریضے کو جہاد فی سبیل اللہ سمجھ کر ادا کریں گے تب اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہوں گے، اور اگر انہوں نے اس مال میں ایک پیسے کی بھی خیانت روا رکھی تو انہیں اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے کہ وہ خدائی مال میں خیانت کے مرتکب ہو رہے ہیں، جو ان کے لئے آتشِ دوزخ کا سامان ہے، چنانچہ ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ: ”جس شخص کو ہم نے کسی کام پر مقرر کیا، اور اس کے لئے ایک وظیفہ بھی مقرر کردیا، اس کے بعد اگر وہ اس مال سے کچھ لے تو وہ غنیمت میں خیانت کرنے والا ہوگا۔“ (ابوداؤد)

زکوٰۃ کے چند مسائل:

زکوٰۃ ہر صاحبِ نصاب مسلمان پر فرض ہے، اس کے مسائل حضراتِ علمائے کرام سے اچھی طرح سمجھ لینے چاہئیں، میں یہاں چند مسائل درج کرتا ہوں، مگر عوام صرف اپنے فہم پر اعتماد نہ کریں، بلکہ اہلِ علم سے اچھی طرح تحقیق کرلیں۔

۱:...... اگر کسی شخص کی ملکیت میں ساڑھے باون تولے (۶۱۲٫۳۵ گرام) چاندی یا ساڑھے سات تولے (۸۷٫۵ گرام) سونا ہے، یا اتنی مالیت کا نقد روپیہ ہے یا پھر اتنی مالیت کا مالِ تجارت ہے، تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے۔

۲:...... اگر کسی شخص کے پاس کچھ چاندی ہو، کچھ سونا ہو یا کچھ روپیہ یا کچھ مالِ تجارت ہو، اور ان سب کی مجموعی مالیت ساڑھے باون تولے (۶۱۲٫۳۵ گرام) چاندی کے برابر ہو تو اس پر بھی زکوٰۃ فرض ہوگی۔

۳:...... کارخانے اور فیکٹری وغیرہ کی مشینوں پر زکوٰۃ نہیں، لیکن ان میں جو مال تیار ہوتا ہے اس پر زکوٰۃ ہے، اسی طرح جو خام مال کارخانے میں موجود ہو، اس پر بھی زکوٰۃ ہے۔

۴:...... سونے چاندی کی ہر چیز پر زکوٰۃ ہے، چنانچہ سونے چاندی کے زیور، سونے چاندی کے برتن حتیٰ کہ سچا گوٹا، ٹھپا، اصلی زری، سونے چاندی کے بٹن، خواہ کپڑوں میں لگے ہوئے ہوں، ان سب پر زکوٰۃ فرض ہے۔

۵:...... کارخانوں اور ملوں کے حصص پر بھی زکوٰۃ واجب ہے، جبکہ ان حصص کی مقدار بقدرِ نصاب ہو یا دُوسری قابلِ زکوٰۃ چیزوں کو ملاکر نصاب بن جاتا ہو، البتہ مشینری اور فرنیچر وغیرہ استعمال کی چیزوں پر زکوٰۃ نہیں ہوگی، اس لئے ہر حصے دار کے حصے میں اس کی جتنی قیمت آتی ہے، اس کو مستثنیٰ کرکے باقی کی زکوٰۃ ادا کرنا ہوگی۔

۶:...... سونا چاندی، مالِ تجارت اور کمپنی کے حصص کی جو قیمت زکوٰۃ کا سال پورا ہونے کے دن ہوگی، اس کے مطابق زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔

۷:...... سال کے اوّل وآخر میں نصاب کا پورا ہونا شرط ہے، اگر درمیان سال میں رقم کم ہوجائے تو اس کا اعتبار نہیں۔

مثلاً: ایک شخص سال شروع ہونے کے وقت تین ہزار روپے کا مالک تھا، تین مہینے کے بعد اس کے پاس پندرہ سو روپے رہ گئے، چھ مہینے بعد چار ہزار روپے ہوگئے، اور سال کے ختم پر ساڑھے چار ہزار روپے کا مالک تھا، تو سال پورا ہونے کے وقت اس پر ساڑھے چار ہزار روپے کی زکوٰۃ واجب ہوگی، درمیان سال میں اگر رقم گھٹتی بڑھتی رہی، اس کا اعتبار نہیں۔ (نوٹ: آج کل ساڑھے باون تولے چاندی کی قیمت چھتر ہزار چار سو چالیس روپے ہے)۔

۸:...... پراویڈنٹ فنڈ پر وصول یابی کے بعد زکوٰۃ فرض ہے، وصول یابی سے پہلے سالوں کی زکوٰۃ فرض نہیں۔

۹:...... صاحبِ نصاب اگر پیشگی زکوٰۃ ادا کردے، تب بھی جائز ہے، لیکن سال کے دوران اگر مال بڑھ گیا تو سال ختم ہونے پر زائد رقم ادا کردے۔

زکوٰۃ کے مصارف:

۱:...... زکوٰۃ صرف غرباء ومساکین کا حق ہے، حکومت اس کو عام رفاہی کاموں میں استعمال نہیں کرسکتی۔

۲:...... کسی شخص کو اس کے کام یا خدمت کے معاوضے میں زکوٰۃ کی رقم نہیں دی جاسکتی، لیکن زکوٰۃ کی وصولی پر جو عملہ حکومت کی طرف سے مقرر ہو، ان کا مشاہرہ اس فنڈ سے ادا کرنا صحیح ہے۔

۳:...... حکومت صرف اموالِ ظاہرہ کی زکوٰۃ وصول کرے گی، اموالِ باطنہ کی زکوٰۃ ہر شخص اپنی صوابدید کے مطابق ادا کرسکتا ہے۔ (کارخانوں اور ملوں میں تیار ہونے والا مال، تجارت کا مال اور بینک میں جمع شدہ سرمایہ ”اموالِ ظاہرہ“ ہیں، اور جو سونا، چاندی، نقدی گھروں میں رہتی ہے، ان کو ”اموالِ باطنہ“ کہا

جاتا ہے)۔

۴:...... کسی ضرورت مند کو اتنا روپیہ دے دینا جتنے پر زکوٰۃ فرض ہوتی ہے، مکروہ ہے، لیکن زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

زکوٰۃ ادا کرنے کے فضائل اور نہ دینے کا وبال:

زکوٰۃ دینے سے مال پاک ہوتا ہے، اور حق تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے، اور نہ دینے سے مال ناپاک رہتا ہے، اور خدا تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔ قرآنِ کریم اور حدیثِ نبویؐ میں زکوٰۃ نہ دینے کے بہت سے وبال بیان فرمائے گئے ہیں، ایسا مال سانپ کی شکل میں مال دار کو کاٹے گا اور کہے گا کہ میں تیرا وہی مال ہوں جس کو تو جمع کرتا تھا اور خدا تعالیٰ کے راستے میں خرچ نہیں کرتا تھا۔

قرآنِ کریم اور احادیث شریفہ میں زکوٰۃ وصدقات کے بڑے فضائل بیان کئے گئے ہیں، اور زکوٰۃ نہ دینے پر شدید وعیدیں وارد ہوئی ہیں، ان کی تفصیل حضرت شیخ سیّدی و مرشدی مولانا محمد زکریا کاندھلوی مہاجرِ مدنی نور اللہ مرقدہٗ کی کتاب ”فضائلِ صدقات“ میں دیکھ لی جائے، یہاں اختصار کے پیشِ نظر ایک ایک آیت اور حدیث فضائل میں، اور ایک ایک آیت اور حدیث وعید میں نقل کرتا ہوں۔

زکوٰۃ وصدقات کی فضیلت:

”مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنفِقُوْنَ أَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِّئَةُ حَبَّةٍ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ O الَّذِيْنَ يُنفِقُوْنَ أَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَا أَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَا أَذًى لَّهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ O۔“

(البقرہ:۲۶۱،۲۶۲)

ترجمہ:......”جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنے مالوں کو خرچ کرتے ہیں ان کے خرچ کئے ہوئے مالوں کی حالت ایسی ہے جیسے ایک دانے کی حالت جس سے (فرض کرو) سات بالیں جمیں (اور) ہر بالی کے اندر سو دانے ہوں اور یہ افزونی خدا تعالیٰ جس کو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والے ہیں جاننے والے ہیں۔ جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر خرچ کرنے کے بعد نہ تو (اس پر) احسان جتاتے ہیں اور نہ (برتاؤ سے) اس کو آزار پہنچاتے ہیں، ان لوگوں کو ان (کے اعمال) کا ثواب ملے گا ان کے پروردگار کے پاس، اور نہ ان پر کوئی خطر ہوگا اور نہ یہ مغموم ہوں گے۔“

(ترجمہ حضرت تھانویؒ)

حدیث:......”عن ابی هريرة رضی اللہ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ عليه وسلم: من تصدق بعدل تمرة من كسب طيب، ولا يقبل اللہ الا الطيب، فان اللہ يتقبلها بيمينه ثم يربيها لصاحبها كما يربی احدكم فلوه حتی تكون مثل الجبل. متفق عليه.“

(مشکوٰۃ ص:۱۶۷، باب فضل الصدقہ)

ترجمہ:......”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: جو شخص ایک کھجور کے دانے کے برابر پاک کمائی سے صدقہ کرے، اور اللہ تعالیٰ صرف پاک ہی کو قبول فرماتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنے دست میں لے کر قبول فرماتے ہیں، پھر اس کے مالک کے لئے اس کی پرورش فرماتے ہیں، جس طرح کہ تم میں سے ایک شخص اپنی گھوڑی کے بچے کی پرورش کرتا ہے، یہاں تک کہ وہ (ایک کھجور کے دانے کا صدقہ قیامت کے دن) پہاڑ کے برابر ہو جائے گا۔“

زکوٰۃ ادا نہ کرنے پر وعید:

”وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيْمٍ O يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ O.“ (التوبہ:۳۴،۳۵)

ترجمہ:......”جو لوگ سونا چاندی جمع کر کر رکھتے ہیں اور ان کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، سو آپؐ ان کو ایک بڑی دردناک سزا کی خبر سنا دیجئے۔ کہ اس روز واقع ہوگی کہ ان کو دوزخ کی آگ میں (اوّل) تپایا جاوے گا، پھر ان سے ان لوگوں کی پیشانیوں اور ان کی کروٹوں اور ان کی پشتوں کو داغ دیا جائے گا، یہ وہ ہے جس کو تم نے اپنے واسطے جمع کر کے رکھا تھا، سو اب اپنے جمع کرنے کا مزہ چکھو۔“

(ترجمہ حضرت تھانویؒ)

(باقی صفحہ 23 پر)

امر بالمعروف ونہی عن المنکر

بنت اقلیم قدوائی

بچپن سے لڑکپن اور پھر جوانی تک ہر انسان علم حاصل کرنے میں لگا رہتا ہے۔تقریباً پچیس برس علم کے دریا میں غوطے کھاتے، کبھی ڈوبتے اور کبھی ابھرتے بالآخر انسان کنارے تک پہنچ ہی جاتا ہے اور پھر زندگی کے جھمیلوں میں ایسا کھوتا ہے کہ علم کے دروازوں کو اپنے اوپر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بند کر لیتا ہے اور سمجھنے لگتا ہے کہ اب مزید علم حاصل کرنے کی ضرورت نہیں ہے یا پھر یہ سوچنے لگتا ہے کہ بڑھتی عمر کے ساتھ اس میں علم جذب کرنے کی صلاحیت کم ہوگئی ہے یا بالکل ختم ہوچکی ہے اور اب وہ جو بھی پڑھے گا یا تو اس کو یاد نہیں کر پائے گا یا پھر اس کو پڑھا ہوا سمجھ ہی نہیں آئے گا۔ یہی وہ سوچ ہے جو اس کو کبھی دوبارہ پڑھنے پر آمادہ نہیں کرتی ہے اور وہ ماضی میں جو کچھ سیکھ چکا ہوتا ہے اس پر اکتفا کر کے بیٹھ جاتا ہے۔مگر شاید ہم میں سے اکثر لوگ یہ بات نہیں جانتے ہیں کہ انسانی دماغ کے اندر کمپیوٹر سے زیادہ علم محفوظ کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔کمپیوٹر کو تو انسان پروگرام کرتا ہے مگر انسانی جسم میں سوچنے سمجھنے والا یہ اصول پرزہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی تخلیق ہے جو خالق کائنات ہے،تو جو چیز رب ذوالجلال نے تخلیق کی ہو وہ کیونکر ایک انسانی تخلیق سے کم تر ہوسکتی ہے! یہ صرف انسان کے اندر کی آواز ہوتی ہے جو اس کو کمزور اور سست بنادیتی ہے۔مگر جب انسان ایک بار کسی کام کو کرنے کا مصمم ارادہ کر لیتا ہے اور تو پھر وہ اونچے سے اونچا پہاڑ بھی سر کر لیتا ہے۔ دنیا میں ایسی بے شمار مثالیں موجود ہیں کہ کتنے لوگوں نے نامساعد حالات اور رکاوٹوں کے باوجود عظیم الشان کارنامے سرانجام دیے ہیں۔

میرا یہ مضمون لکھنے کا اصل مقصد یہی ہے کہ مرد ہوں یا پھر خواتین، اپنے آپ کو بے کار اور ناکارہ نہ سمجھیں۔ یہاں میں خصوصی طور پر ان خواتین وحضرات کی بات کر رہی ہوں جو عمر کی چالیس پچاس بہاریں دیکھ چکے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اب وہ مزید علم حاصل نہیں کر سکتے ہیں یا اب پڑھنے کی کیا ضرورت ہے۔ جتنا پڑھ لیا ہے وہ معاشی ضروریات پوری کرنے یا گھریلو انتظامات

ختم نبوت کانفرنس، کنری

کنری (مولانا مختار احمد) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کنری ضلع عمرکوٹ کے زیر اہتمام ۱۱ر مارچ ۲۰۲۱ء بروز جمعرات بعد نماز عشاء بخاری چوک میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ قاری عبید نے تلاوت کی اور حافظ شوکت نے ہدیہ نعت پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدرآباد کے مبلغ مولانا توصیف احمد نے ’’فتنۂ قادیانیت کی ابتدا اور انتہا‘‘ کے حوالے سے گفتگو کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے ’’عقیدۂ ختم نبوت اور حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام‘‘ پر تفصیلی گفتگو فرمائی پورا مجمع تاجدارِ ختم نبوت زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ حضرت مولانا مفتی محمد راشد مدنی مدظلہ نے اپنے بیان میں کہا کہ ’’فتنۂ قادیانیت: اسلام دشمن اور ملک وقوم کے لئے خطرناک ہے، اس سے پوری امت کو بچانا اور مسلمانوں کے ایمان کا تحفظ کرنا ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی مصنوعات کا بائیکاٹ کرنا اسلام تقاضوں کے عین مطابق ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے ’’عقیدۂ ختم نبوت اور ہماری ذمہ داری‘‘ کے موضوع پر گفتگو فرمائی۔ آخر میں حضرت مولانا مفتی زبیر حق نواز مدظلہ نے اپنے بیان میں کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت اسلام کا بنیادی اور اساسی عقیدہ ہے، اس کا تحفظ کرنا ہمارے لئے فرض ہے۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض راقم الحروف نے ادا کئے۔ معزز مہمانوں، مقررین حضرات تمام شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔ خاص طور پر پولیس افسران اور کنری کے وہ نوجوان جنہوں نے کانفرنس کی تمام تر ذمہ داریاں خوش اسلوبی کے ساتھ ادا کیں، حضرت مولانا محمود احمد مدظلہ کی دعا پر یہ کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

چلانے کے لئے کافی ہے۔ اچھی گزر بسر ہو رہی ہے۔ اب پڑھنے پڑھانے اور دوبارہ سے اپنے آپ کو مشقت میں ڈالنے کی کیا ضرورت ہے۔ یہ وہ سوچ ہے جس نے آج معاشرے میں رہنے والے افراد کو سست بنادیا ہے۔ ایسے ذہین اور قابل ترین افراد جو اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر معاشرے میں مثبت تبدیلی لا سکتے ہیں، اس وقت کوئی قابل ذکر کام نہیں کر رہے ہیں اور بس ایک لگی بندھی جمود والی زندگی گزار رہے ہیں۔ حالانکہ جیسے جیسے انسان کی عمر بڑھتی ہے اس کا تجربہ بھی بڑھتا جاتا ہے اور اس کی زندگی کے یہ تجربات دوسروں کے لئے نہایت فائدہ مند ثابت ہوتے ہیں۔ ایک انسانی دماغ میں اللہ تعالیٰ نے ایسی صلاحیت رکھی ہے کہ اس کو جتنا زیادہ استعمال کیا جاتا ہے وہ تیز سے تیز تر ہوتا جاتا ہے لیکن اگر اس کو استعمال نہیں کیا جائے تو پھر یہ سو جاتا ہے اور جب اس کو دوبارہ سے جگا کر کچھ کرنے پر آمادہ کیا جاتا ہے تو دھیرے دھیرے اس کی جذب کرنے کی صلاحیت واپس لوٹ آتی ہے۔ (آزمائش شرط ہے) ایک مسلمان کی زندگی کا اصل مقصد تبلیغ دین ہے۔ علم دین حاصل کر کے اس کو دوسروں تک پہنچانا ایک مومن پر فرض ہے۔ سچا ایمان والا مومن کبھی بھی سست اور نکما نہیں ہوتا بلکہ ہر دم اس کے اندر اپنے دین کے لئے کچھ مثبت کرنے اور اپنے مومن بھائی بہنوں کی اصلاح کی فکر پیدا ہوتی رہتی ہے۔ اس وقت امت مسلمہ میں دعوت وتبلیغ کی فکر معدوم ہوتی جارہی ہے۔ آج ہر نفس اپنے دائرہ میں محدود ہو کر رہ گیا ہے اور امت کی اصلاح وتربیت کی طرف سے غافل ہو چکا ہے جبکہ ہونا تو یہ چاہئے کہ ہر مومن اپنے دائرے میں جہاں اس کی آواز سنی جاتی ہے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرے۔ اگر کہیں برائی دیکھے تو اس کو ہاتھ سے روکنے کی فکر کرے، اگر ہاتھ سے روکنا ممکن نہ ہو، تو زبان سے روکے اور اگر زبان سے روکنا بھی ناممکن ہو تو کم از کم دل میں تو برا جانے، بالکل ہی اندھا بہرا اور گونگا نہ بن جائے کہ جو ہو رہا ہے ہونے دے۔ یہ سوچ کہ جب روز محشر اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب طلبی ہوگی تو کیا جواب دے گا؟

”حضرت جابر سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ فلاں شہر کو، جہاں کے حالات اس اس طرح کے ہیں، ان کے باشندوں سمیت الٹ دو۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ میرے پروردگار، اس شہر میں تیرا فلاں بندہ بھی ہے کہ جس نے ایک لحمہ کے لئے بھی تیری نافرمانی نہیں کی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم اس شہر کو اس پر الٹ دو کیونکہ اس شخص کے چہرے کا رنگ ان لوگوں کے گناہوں کو دیکھ کر ایک لحمہ کے لئے نہیں بدلا۔“

حاصل کلام یہ ہے کہ آدمی کے ذمہ صرف اپنی عبادت ہی نہیں بلکہ اپنی عبادت کے ساتھ دوسرے کے دین کی فکر بھی اس کے ذمہ ہے مگر صد افسوس آج یہ غم امت کے دلوں سے جاتا رہا ہے۔

بقول شاعر:

حق نے کر ڈالی ہیں دوہری خدمتیں تیرے سپرد
خود تڑپنا ہی نہیں اوروں کو بھی تڑپانا ہے

☆☆..........☆☆

تقریب ختم بخاری شریف وختم نبوت کانفرنس

کوٹ غلام محمد..... ۱۲؍مارچ ۲۰۲۱ء بروز جمعہ مدرسہ اشرف المدارس کوٹ غلام محمد ضلع میر پور خاص میں عظیم الشان تقریب منعقد ہوئی۔ جس کا آغاز قاری محمد منیر کی تلاوت سے ہوا، حافظ محمد حسن نے نعت پڑھی، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میر پور خاص کے مبلغ مولانا مختار احمد نے اسٹیج سیکریٹری کی ذمہ داری سرانجام دی۔ حضرت مولانا مفتی محمد راشد مدنی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع رحیم یار خان نے ”ظہور امام مہدی علیہ الرضوان“ پر گفتگو کی۔ مولانا قاضی احسان احمد مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ”عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت اور ہماری ذمہ داری“ پر تفصیلی بیان کیا۔ مہتمم مدرسہ اشرف المدارس کوٹ غلام محمد کے پروفیسر ماسٹر محمد اسلم نے مدرسہ کا سالانہ جائزہ پیش کیا اور بخاری شریف کے آخری سبق کے لئے حضرت مولانا مفتی زبیر حق نواز مدظلہ مدرسہ الصفہ کراچی والوں کو دعوت دی۔ اس طرح خیر وبرکت کی حامل یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ دریں اثنا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کھپرو کے زیر اہتمام ۲۰؍مارچ بروز ہفتہ بعد نماز عشاء جامع مسجد کھپرو میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ قاری منیر نے تلاوت کی، حافظ ذوہیب نے نعت پڑھی، ان کے بعد مولانا ابراہیم مہر، مولانا مختار احمد، مولانا قاضی احسان احمد نے تفصیلی خطاب کیا اور مولانا راشد محبوب نے دعا کرائی۔

خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی

سیرتِ پاک کے چند روشن ابواب

قسط:۱۲

حافظ محمود راجا، سجاول

حضرت عمرؓ ان سے دریافت فرمایا کرتے تھے کہ میرے حکام میں کوئی منافق تو نہیں؟ ایک مرتبہ انہوں نے عرض کیا کہ ایک منافق ہے، لیکن میں نام نہیں بتلاؤں گا (کیوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو منافق کا نام ظاہر کرنے سے منع کیا تھا)۔ حضرت عمرؓ کو اللہ رب العزت نے بڑی فراست وبصیرت عطا فرما رکھی تھی، اس لئے اپنی فراست سے اس منافق کو پہچان لیا ہوگا اور اسے معزول کردیا۔ جب کوئی شخص مرجاتا، تو حضرت عمرؓ تحقیق فرماتے کہ حذیفہؓ اس کے جنازہ میں شریک ہیں یا نہیں؟ اگر حذیفہؓ اس کے جنازہ میں شریک ہوتے تو حضرت عمرؓ بھی اس کی نماز جنازہ پڑھتے ورنہ وہ بھی نہ پڑھتے، حضرت حذیفہؓ کا جب انتقال ہونے لگا تو نہایت گھبراہٹ اور بے چینی میں رو رہے تھے، لوگوں نے دریافت کیا تو فرمایا کہ دنیا کے چھوٹنے پر نہیں رو رہا ہوں، بلکہ موت تو مجھے محبوب ہے، البتہ اس بات پر رو رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی پر جارہا ہوں یا خوشنودی پر، اس کے بعد فرمایا کہ یہ میری دنیا کی آخری گھڑی ہے، یا اللہ! تجھے معلوم ہے کہ مجھے تجھ سے محبت ہے، اس لئے اپنی ملاقات میں برکت عطا فرما۔ (ابوداؤد، اسد الغابہ، حکایات صحابہ: مولانا محمد زکریا سہارنپوری)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ سفر میں ہم لوگ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، میرے اوپر ایک چادر تھی، جو کہ کسم کے رنگ میں ہلکی سے رنگی ہوئی تھی، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ کر فرمایا: یہ کیا اوڑھ رکھا ہے؟ مجھے اس سوال سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ناگواری کے آثار معلوم ہوئے، گھر والوں کے پاس واپس ہوا، تو انہوں نے چولہا جلا رکھا تھا، میں نے وہ چادر اس میں ڈال دی، دوسرے روز جب حاضری ہوئی تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: وہ چادر کیا ہوئی؟ میں نے قصہ سنا دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورتوں میں سے کسی کو کیوں نہ پہنا دی، عورتوں کے پہننے میں تو مضائقہ نہیں تھا۔ (ابوداؤد)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ دولت کدہ سے باہر تشریف لے جارہے تھے، راستے میں ایک قبہ (گنبد دار حجرہ) دیکھا جو کہ اونچا بنا ہوا تھا۔ ساتھیوں سے دریافت فرمایا کہ یہ کس کا ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ فلاں انصاری نے قبہ بنایا ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سن کر خاموش ہورہے، کسی دوسرے وقت قبہ کے مالک، انصاری صحابی حاضر خدمت ہوئے اور سلام کیا، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اعراض فرمایا، سلام کا جواب بھی نہ دیا، انہوں نے اس خیال سے کہ شاید خیال نہ ہوا ہو، دوبارہ سلام کیا، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر بھی اعراض فرمایا اور جواب نہیں دیا، وہ اس کے کیسے متحمل ہوسکتے تھے؟ صحابہ کرامؓ جو کہ وہاں پر موجود تھے، ان سے پوچھا تحقیق کیا کہ میں آج حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو خود سے ناراض محسوس کررہا ہوں، خیر تو ہے۔ انہوں نے کہا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے تھے، راستے میں تمہارا قبہ دیکھا تھا اور دریافت فرمایا تھا کہ یہ کس کا ہے، یہ سن کر وہ انصاری صحابی فوراً گئے اور اس کو توڑ کر ایسا زمین کے برابر کردیا کہ نام ونشان بھی نہ رہا اور پھر آکر عرض بھی نہ کیا کہ میں نے توڑ دیا ہے، اتفاقاً دوسری بار حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اسی جگہ سے گزر ہوا تو دیکھا کہ قبے کا نام ونشان بھی نہیں، دریافت فرمایا، صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعراض فرمانے پر انہوں نے آکر اس کو بالکل توڑ دیا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر تعمیر آدمی پر وبال ہے، مگر وہ تعمیر جو کہ سخت ضرورت اور مجبوری کی ہو۔ (ابوداؤد)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو تعمیر میں روپے کا ضائع کرنا خاص طور سے ناگوار تھا، بہت سی احادیث میں اس کا ذکر آیا ہے، خود ازواج مطہرات کے مکانات کھجور کی ٹہنیوں کے تھے جن

پرٹاٹ کے پردے پڑے رہتے تھے، تاکہ اجنبی نگاہ اندر نہ جاسکے، ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کہیں سفر میں تشریف لے گئے تھے، حضرت ام سلمہؓ کو کچھ ثروت حاصل تھی، انہوں نے اپنے مکان پر بجائے کھجور کی ٹہنیوں کے کچی اینٹیں لگالیں، واپسی پر جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ملاحظہ فرمایا تو دریافت فرمایا کہ یہ کیا کیا؟ انہوں نے عرض کیا کہ اس میں بے پردگی کا احتمال رہتا ہے، اس لئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بدترین چیز جس میں آدمی کا روپیہ خرچ ہو تعمیر ہے۔ عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اور میری والدہ اپنے مکان کی ایک دیوار جو کہ خراب ہوگئی تھی درست کر رہے تھے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ملاحظہ فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ موت اس دیوار کے گرنے سے قریب ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت رافعؓ کہتے ہیں کہ ہم لوگ ایک مرتبہ سفر میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب تھے اور ہمارے اونٹوں پر چادریں پڑی ہوئی تھیں جن میں سرخ ڈورے تھے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ یہ سرخی تم پر غالب ہوتی جارہی ہے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد فرمانا تھا کہ ہم لوگ ایک دم ایسے گھبرا کر اٹھے کہ ہمارے بھاگنے سے اونٹ بھی ادھر ادھر بھاگنے لگے اور ہم نے فوراً سب چادریں اونٹوں سے اتارلیں۔ (ابوداؤد)

وائل بن حجرؓ کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، میرے سر کے بال بہت بڑھے ہوئے تھے، میں سامنے آیا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ذُباب، ذُباب، میں یہ سمجھا کہ میرے بالوں کو ارشاد فرمایا: میں واپس گیا اور بالوں کو کٹوادیا، جب دوسرے دن خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو ارشاد فرمایا کہ میں نے تمہیں نہیں کہا تھا، لیکن اچھا کیا۔ (ابوداؤد)

ابتدائے اسلام میں نماز میں بولنا جائز تھا، پھر منسوخ ہوگیا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود خدمت اقدس میں حاضر ہوئے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے۔ انہوں نے حسب معمول سلام کیا، چونکہ نماز میں بولنا منسوخ ہوچکا تھا، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب نہ دیا، وہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے جواب نہ دینے پر نئی اور پرانی باتیں یاد آ کر مختلف خیالات نے مجھے گھیرا، کبھی سوچتا کہ فلاں بات سے ناراضی ہوئی کبھی خیال کرتا کہ فلاں بات پر پیش آئی ہو، آخر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا اور ارشاد فرمایا کہ نماز میں کلام کرنا منسوخ ہوچکا ہے، اس لئے میں نے سلام کا جواب نہیں دیا، تب جان میں جان آئی۔

سہیل بن حنظلیہؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خریم اسدی اچھا آدمی ہے، اگر اس میں دو باتیں نہ ہوں، ایک تو سر کے بال بہت بڑھے رہتے ہیں، دوسرے لنگی ٹخنوں سے نیچے باندھتا ہے، جب خریم اسدی کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پہنچا، فوراً چاقو لے کر بال کانوں کے نیچے سے کاٹ دیئے اور لنگی آدھی پنڈلی تک باندھنا شروع کردی۔ (ابوداؤد)

حکیم بن حزامؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے کچھ طلب کیا، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا فرمادیا، پھر کسی موقع پر کچھ مانگا، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر مرحمت فرمایا، تیسری دفعہ پھر سوال کیا، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا فرمایا اور یہ ارشاد فرمایا: حکیم یہ مال سبز باغ ہے ظاہر میں بڑی میٹھی چیز ہے مگر اس کا دستور یہ ہے کہ اگر یہ دل کے استغناء سے ملے تو اس میں برکت ہوتی ہے اور اگر طمع اور لالچ سے حاصل ہو تو اس میں برکت نہیں ہوتی، ایسا ہوجاتا ہے (جیسے جوع البقر کی بیماری ہو) کہ ہر وقت کھائے جائے اور پیٹ نہ بھرے۔ حکیمؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے بعد اب کسی کو نہیں ستاؤں گا، اس کے بعد حضرت ابوبکرؓ نے اپنے زمانہ خلافت میں حکیم کو بیت المال سے کچھ دینے کا ارادہ فرمایا، انہوں نے انکار کردیا۔ ان کے بعد حضرت عمرؓ نے اپنے زمانہ خلافت میں بار بار اصرار کیا، مگر انہوں نے انکار ہی فرمایا۔ (بخاری)

حدیبیہ کے موقع پر، حدیبیہ پہنچ کر بدیل بن ورقا خزاعی ایک جماعت کو لے کر آئے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کو ذکر کیا کہ کفار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہرگز مکہ میں داخل نہ ہونے دیں گے، وہ تو لڑائی پر تلے ہوئے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم لوگ لڑائی کے واسطے نہیں آئے ہمارا مقصد صرف عمرہ کرنا ہے، اور قریش کو روزمرہ کی لڑائی نے بہت نقصان پہنچا رکھا ہے اور بالکل ہلاک کردیا ہے اور اگر وہ راضی ہوں تو میں ان سے مصالحت کرنے کو تیار ہوں کہ میرے اور ان کے درمیان ایک معاہدہ ہوجائے، کہ وہ ”تعرض نہ کریں اور میں ان سے تعرض نہ کروں، مجھے اوروں سے نمٹنے دیں، اور اگر وہ کسی

چیز پر بھی راضی نہ ہوں تو اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ میں اس وقت تک ان سے لڑوں گا، جب تک کہ اسلام غالب ہو جائے، یا میری گردن جدا ہو جائے، بُدیل نے عرض کیا کہ اچھا میں آپ کا پیغام ان تک پہنچائے دیتا ہوں وہ پہنچے اور جا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام پہنچایا مگر کفار راضی نہ ہوئے، اس طرح طرفین سے آمد و رفت کا سلسلہ جاری رہا، جن میں ایک مرتبہ عروہ بن مسعود ثقفی کفار کی جانب سے آئے کہ وہ اس وقت تک مسلمان نہ ہوئے تھے بعد میں مسلمان ہوئے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے بھی وہی گفتگو فرمائی جو کہ بدیل سے کی تھی، عُروہ نے عرض کیا: اے محمد! اگر تم یہ چاہتے ہو کہ عرب کا بالکل خاتمہ کردو یہ ناممکن ہے اگر دوسری صورت ہوئی کہ وہ تم پر غالب ہو گئے تو یاد رکھو کہ میں تمہارے ساتھ اشراف کی جماعت نہیں دیکھتا، یہ اطراف کے کم ظرف لوگ تمہارے ساتھ ہیں، مصیبت پڑنے پر سب بھاگ جائیں گے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ پاس ہی کھڑے ہوئے تھے یہ جملہ سن کر غصے میں بولے کہ تو اپنے معبودُ لات کی پیشاب گاہ کو چاٹ، کیا ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگ جائیں گے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اکیلا چھوڑ دیں گے۔ عُروہ نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ابوبکرؓ ہیں، عُروہ نے حضرت ابوبکرؓ سے مخاطب ہو کر کہا کہ تمہارا ایک قدیمی احسان مجھ پر ہے، جس کا میں بدلہ نہیں دے سکا، اگر یہ نہ ہوتا تو اس گالی کا جواب دیتا۔ یہ کہہ کر عُروہ پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے باتوں میں مشغول ہو گئے اور عرب کے عام دستور کے موافق بات کرتے ہوئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی مبارک کی طرف ہاتھ لے جاتے کہ خوشامد کے موقع پر داڑھی میں ہاتھ لگا کر بات کی جاتی ہے، صحابہ کرام کو یہ بات کب گوارا ہو سکتی تھی، عُروہ کے بھتیجے، مغیرہ بن شعبہ سر پر خود (لوہے کی ٹوپی) اوڑھے ہوئے اور ہتھیار لگائے ہوئے پاس کھڑے تھے، انہوں نے تلوار کا قبضہ عروہ کے ہاتھ پر مارا کہ ہاتھ پرے رکھو، عُروہ نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مغیرہ۔ عُروہ نے کہا کہ او غدار تیری غداری کو میں اب تک بھگت رہا ہوں اور تیرا میرے ساتھ یہ برتاؤ (حضرت مغیرہ بن شعبہؓ نے اسلام سے قبل چند کافروں کو قتل کیا تھا، جن کی دیت عُروہ نے ادا کی تھی، یہ اس کی طرف اشارہ تھا) غرض عُروہ طویل گفتگو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے کرتے رہے اور نظریں بچا کر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حالات کا اندازہ بھی کرتے جاتے تھے۔ چنانچہ واپس جا کر کفار سے کہا کہ اے قریش! میں بڑے بڑے بادشاہوں کے یہاں گیا ہوں، قیصر و کسریٰ اور نجاشی کے درباروں کو دیکھا ہے اور ان کے آداب بھی دیکھے ہیں، خدا کی قسم میں نے کسی بادشاہ کو نہیں دیکھا کہ اس کی جماعت اس کی ایسی تعظیم کرتی ہو، جیسی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت ان کی تعظیم کرتی ہے، اگر وہ تھوکتے ہیں تو جس کے ہاتھ پر پڑ جائے وہ اس کو بدن پر اور منہ پر مل لیتا ہے، جو بات محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے منہ سے نکلتی ہے اس کے پورا کرنے کو سب کے سب ٹوٹ پڑتے ہیں، ان کے وضو کا گرا ہوا پانی آپس میں لڑ لڑ کر تقسیم کرتے ہیں، زمین پر نہیں گرنے دیتے، اگر کسی کو قطرہ نہ ملے تو دوسرے کے تر ہاتھ کو ہاتھ سے مل کر اپنے منہ پر مل لیتا ہے، ان کے سامنے بولتے ہیں تو نہایت نیچی آواز سے، ان کے سامنے زور سے نہیں بولتے، ان کی طرف نگاہ اٹھا کر ادب کی وجہ سے نہیں دیکھتے اگر ان کے سر یا داڑھی کا کوئی بال گرتا ہے تو اسکو تبرکاً اٹھا لیتے ہیں، اور اس کی تعظیم اور احترام کرتے ہیں، غرض میں نے کسی جماعت کو اپنے آقا کے ساتھ اتنی محبت کرتے نہیں دیکھا، جتنی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جماعت ان کے ساتھ کرتی ہے۔ (خمیس، حکایات صحابہ) (جاری ہے)

تحفظ ختم نبوت علماء سیمینار گوجرانوالہ

گوجرانوالہ.... عقیدہ ختم نبوت کے دفاع کے لئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔ ناموس رسالت اور ختم نبوت کے سلسلے میں چلائی جانے والی تحریکوں میں ہزاروں مسلمانوں نے اپنی جان عزیز کا نذرانہ پیش کیا۔ اگر ان قوانین کو چھیڑا گیا تو شہدائے ختم نبوت کے خون سے غداری کے مترادف ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ یکم ستمبر سے ۱۰ ستمبر تک عشرہ ختم نبوت منائیں گے، تاکہ ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کے تاریخ ساز فیصلہ کی اہمیت نسل نو کے سامنے اجاگر کی جا سکے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے تحفظ ختم نبوت علماء سیمینار گوجرانوالہ سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ سیمینار میں حافظ محمد یوسف عثمانی، مولانا محمد عارف شامی، حافظ احسان الواحد، مفتی غلام نبی ضیاء نے بھی خطاب کیا۔

۷رفروری ۱۹۳۵ء کے تاریخی فیصلہ کی یاد میں

ختم نبوت سیمینار

رپورٹ: جناب محمد شفیع چغتائی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاول پور کے زیر اہتمام بہاول پور پریس کلب میں ختم نبوت سیمینار منعقد ہوا۔ سیمینار کا باقاعدہ آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ تلاوت قاری محمد یار نے کی۔ نعت رسول مقبول عبدالشکور نے پڑھی۔ صدارت مولانا قاری غلام یاسین صدیقی نے کی جبکہ اسٹیج سیکریٹری صاحبزادہ مولانا صہیب احمد تھے۔ یہ سیمینار ۷رفروری ۱۹۳۵ء کے تاریخی فیصلے جو بہاول پور کے جج محمد اکبرخان مرحوم نے دیا، اس کی یاد میں ہوا۔ اسٹیج سیکریٹری مولانا صہیب احمد نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ سرزمین بہاول پور کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ یہاں پر سب سے پہلے قادیانیوں کو کافر قرار دیا گیا۔

تقریب کے میزبان مولانا محمد اسحاق ساقی نے اپنے بیان میں کہا کہ ۷رفروری ۱۹۳۵ء کا دن بہت مبارک اور عظیم دن ہے، اسی دن جج محمد اکبرخانؒ نے قادیانیوں کے خلاف فیصلہ دے کران کو کافر قرار دے دیا۔ اس فیصلہ پر ہم نواب آف بہاول پور سر صادق محمد خان عباسیؒ، جج محمد اکبرخانؒ اور مولانا انورشاہ کاشمیریؒ، مولانا غلام محمد گھوٹویؒ اور دیگر علماء کرام کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔ مولانا غلام محمد گھوٹویؒ ہمارے محسن ہیں، مولانا محمد انورشاہ کاشمیریؒ نے مولانا محمد صادق بہاول پوریؒ سے فرمایا کہ اگر یہ فیصلہ میری زندگی میں ہوا تو ٹھیک ورنہ میرے مرنے کے بعد آپ میری قبر پر آکر یہ فیصلہ سنائیں۔ مولانا محمد صادقؒ نے یہ فیصلہ مولانا شاہ کاشمیریؒ کی قبر پر جاکر سنایا۔ عائشہ کا نکاح مولانا سلطان محمود سے ہوا۔ عائشہ کو ہر قسم کا لالچ دیا گیا، لیکن اس نے کہا کہ سب کچھ قربان کرسکتی ہوں، مگر محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی نہیں چھوڑ سکتی، وہ ختم نبوت کے پروانوں کو بہت عزت دیتی تھیں۔ اس خاتون کی قبر اور جج محمد اکبرخانؒ کی قبر پر رحمت برستی ہیں، سب سے پہلے محافظ ختم نبوت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب ہوگی۔

سابق صدر پریس کلب نصیر احمد ناصر نے کہا کہ جج محمد اکبرخانؒ کی قبر پر اللہ تعالیٰ کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے، انہوں نے وہ کام کیا جس کا سہرا بہاول پور اور پوری امت مسلمہ کو جاتا ہے۔ نواب بہاول پور نے علماء کرام کی سرپرستی فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ان کا یہ ایمان افروز کام قبول فرمائے اور جنت میں جگہ دے۔ حکومت ان لوگوں پر پوری نظر رکھے جو ختم نبوت کے باغی ہیں وہ اقلیت سے بھی بدتر ہیں۔ ان لوگوں کو اہم ذمہ داریاں نہیں دینی چاہئیں۔ میں ان علماء کرام اور سیاستدانوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں جو اس طاغوت کے سامنے ڈٹ جاتے ہیں۔

شیخ الحدیث مولانا عبدالرزاق نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ انگریز نے اپنے اقتدار کو طول دینے کے لئے جہاد کو ختم کرنے کا اعلان کیا۔ علماء کرام نے اس کا مقابلہ کیا۔ نواب آف بہاول پور اور جج محمد اکبرخانؒ نے قادیانیت کے تابوت میں آخری کیل ٹھونک دی۔

مرکزی انجمن تاجران بہاول پور کے صدر حافظ محمد یونس نے کہا کہ آج کا دن تاریخی اہمیت کا حامل ہے۔ قادیانی لعنتی اور کافر ہیں۔ ہم دین سے دور چلے گئے ہیں، ہم نے اپنے اسلاف، بزرگوں اور علماء کرام کو یکسر نظر انداز کردیا ہے۔ آج جو کچھ ہو رہا ہے وہ ہماری بداعمالیوں کا نتیجہ ہے۔ میرے پاس ایک دن ایک آدمی آیا، اس نے مجھے مال دکھایا اور وہ مال کراچی سے بھی کم قیمت پر دے رہا تھا، اس کے پاس مخصوص انگوٹھی تھی میں نے بھانپ لیا کہ یہ مرزائی ہے، میں نے اس سے مال نہ لیا اور اسے کہا کہ فوراً میری دکان سے اتر جاؤ، میرے سامنے ایک سیّد صاحب کی دکان تھی اس کو میں نے روکا مگر اس نے اس کا مال لے لیا، اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس کی دکان بک گئی۔ اس کی دنیا اور آخرت برباد ہوگئی۔ قرآن کریم کی برکت سے ہمارا ملک قائم ہے۔

مولانا مفتی محمد کاشف نے اس موقع پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ عقیدۂ

ختم نبوت ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ عقیدہ ختم نبوت کا زیادہ سے زیادہ پرچار کیا جائے۔ آج ملک میں سوچی سمجھی سازش کے تحت قادیانیوں کو کھلی چھٹی دے دی گئی ہے۔ ہر عالم دین عقیدہ ختم نبوت کا محافظ ہے۔ بحیثیت استاد طلبا کو سبق پڑھاتے وقت: ''ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین'' آیت ضرور تلاوت کریں، یہ تقریب گلدستہ اتحاد و اتفاق کا مظہر ہے۔ مساجد کی تعمیر میں کوئی رکاوٹ برداشت نہیں کریں گے، ہماری یہ بدقسمتی ہے کہ مدارس اور مساجد کے نام پر بجلی اور گیس کا میٹر نہیں لگوایا جاسکتا۔ جب تک ملک میں نظام مصطفیٰ نافذ نہیں ہوجاتا ہم ان مسائل کا شکار رہیں گے۔ عقیدۂ ختم نبوت، مدارس اور مساجد کے خلاف سازش برداشت نہیں کریں گے۔

اس موقع پر کتاب ''مقدمہ بہاول پور'' کی تقریب رونمائی ہوئی۔ بک لینڈ والے محمد ریحان اور نصیر احمد ناصر نے کی۔ اہل حدیث رہنما عطاء الرحمٰن نے کہا کہ خاتم النبیین والی آیت اس سلسلہ میں نص ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ہیں۔ صحابہ کرامؓ سے لے کر آج تک علماء کرام اس پر متحد و متفق ہیں جو اس سے اختلاف کرتا ہے وہ کذاب اور لعین ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش ہے۔ اس مسئلہ کو معمولی نہیں سمجھنا چاہئے۔ قرآن مجید اس پر دال و شاہد ہے کہ قرآن مجید کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ اور نبوت قیامت تک کے لئے رہے۔ دین اسلام خاتم الادیان ہے۔ قرآن کریم آخری کتاب ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پوری انسانیت کے لئے نبی ہیں۔ مسیلمہ کذاب کے خلاف جنگ میں جتنے صحابہ کرامؓ شہید ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ہونے والی جنگوں میں اتنے صحابہ کرامؓ شہید نہیں ہوئے۔

رانا منور حسین نے کہا کہ ''مقدمہ بہاول پور'' شائع کرنے والے مبارک باد کے مستحق ہیں۔ جج محمد اکبر خان مرحوم کا یہ عمل قابل رشک ہے۔ قادیانیوں کا احسن طریقہ سے مقابلہ کرنا چاہئے۔ قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے ہٹایا جائے۔

قاری عبدالخالق نے کہا کہ مرزا قادیانی اور اس کی ذریت کافر ہے، ہوشیاری کے ساتھ ان بدبختوں کا مقابلہ کیا جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کی پابندی کی جائے درود و سلام کا معمول رکھیں، جو ختم نبوت پر قربان ہوگیا وہ جنت میں داخل ہوگیا۔ صدر تقریب قاری غلام یاسین صدیقی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر بلند کیا ہے۔ قادیانیوں پر لعنت برس رہی ہے۔ ریاست مدینہ کے نام لیوا غداروں کو تحفظ دے رہے ہیں، ان کی ہر چال ناکام ہوگی۔ سیمینار حاجی محمد شفیع کی دعا پر ختم ہوا۔ سیمینار میں علماء کرام، صحافیوں اور عوام نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ ☆☆☆

منکرین ختم نبوت نے ایک نئے نبی کو مان کر خود اپنے راستے مسلمانوں سے جدا کئے ہیں

لاہور..... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مبلغ لاہور مولانا عبدالنعیم نے جامعہ مدنیہ رائے ونڈ کا دورہ کیا، جامعہ کے مہتمم شیخ الحدیث مولانا سیّد محمود میاں، جامعہ مدنیہ کے شیخ الحدیث اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے امیر ولی کامل مولانا مفتی محمد حسن، امیر مجلس رائے ونڈ مولانا محمد حسین سے ملاقات کی اور مختلف امور پر تبادلۂ خیال کیا۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عبدالنعیم نے جامع محمدیہ چوبرجی لاہور، جامعہ مدنیہ رائے ونڈ میں اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ عقیدہ ختم نبوت اسلام کے ان کلیدی عقائد میں سے ایک ہے جس میں اگر، مگر، لیکن، چونکہ، چنانچہ سمیت کسی بھی قسم کی تاویلات کی گنجائش نہیں۔ نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے بعد کسی نئی نبوت کا کوئی تصور دین اسلام میں باقی نہیں رہتا، لیکن منکرین ختم نبوت نے ایک نئے نبی کو مان کر خود اپنے راستے مسلمانوں سے جدا کئے ہیں۔ نئی نبوت پر ایمان لانے کے بعد ان کا اسلام اور مسلمانوں سے کوئی تعلق باقی نہیں رہتا۔ اس کے باوجود قادیانی اسلام کا لیبل استعمال کر کے مسلمانوں کے حقوق غصب کرنے کی کوششوں میں لگے ہوئے ہیں، اب اسلام کا نام لے کر قادیانی دنیا کو دھوکا دینا بند کردیں اور اپنی دینی وآئینی حیثیت کے اندر رہیں قادیانی فتنے کو برصغیر کے مسلمانوں میں افتراق و انتشار پیدا کرنے اور جہاد کی نفی کے لئے کھڑا کیا گیا تھا۔ استعمار کا لگایا ہوا یہ پودا ڈگمگا رہا ہے اور آخری ہچکیاں لے رہا ہے، اس فتنے کے سدباب کے لئے مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر ایک اکائی کی حیثیت رکھتے ہیں۔

الاربعین فی خاتم النبیین ﷺ

پانچویں قسط

تالیف وترتیب: حضرت مولانا غلام رسول دین پوری مدظلہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول حق تعالیٰ کا ایک وعدہ ہے:

حدیث نمبر:-۱۸:

"عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِیْ عَلَی الْحَقِّ ظَاهِرِیْنَ عَلٰی مَنْ نَاوَاهُمْ حَتّٰی یَاْتِیَ اَمْرُ اللّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی وَیَنْزِلَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ." (مسند احمد، ج:۴، ص:۴۲۹)

ترجمہ: ..."حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں ایک جماعت ہمیشہ حق پر رہے گی، جو اپنے دشمنوں کے مقابلہ پر غالب رہے گی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہو اور حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام اتریں۔"

فائدہ:- چونکہ قیامت سے قبل سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا نزول قیامت کی طرح ایک یقینی مسئلہ ہے۔ اس لئے جب اور جہاں کہیں بھی قیامت کا تذکرہ آتا ہے اور وہاں کلام میں ذرا کوئی مناسبت نکل آتی ہے تو دیگر مسلمات کی طرح فوراً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے نزول کا تذکرہ بھی آجاتا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حلیہ مبارک اور فراوانی رزق:

حدیث نمبر:-۱۹:

"عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَؓ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اَلْاَنْبِیَاءُ اِخْوَةٌ لِعَلَّاتٍ، دِیْنُهُمْ وَاحِدٌ وَاُمَّهَاتُهُمْ شَتّٰی، وَاَنَا اَوْلَی النَّاسِ بِعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ لِاَنَّهُ لَمْ یَکُنْ بَیْنِیْ وَبَیْنَهُ نَبِیٌّ، وَاِنَّهُ نَازِلٌ فَاِذَا رَاَیْتُمُوْهُ فَاعْرِفُوْهُ فَاِنَّهُ رَجُلٌ مَرْبُوْعٌ اِلَی الْحُمْرَةِ وَالْبَیَاضِ سَبْطٌ کَاَنَّ رَاْسَهُ یَقْطُرُ وَاِنْ لَّمْ یُصِبْهُ بَلَلٌ بَیْنَ مُمَصَّرَتَیْنِ فَیَکْسِرُ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ، وَیَضَعُ الْجِزْیَةَ، وَیُعَطِّلُ الْمِلَلَ حَتّٰی یُهْلِکَ اللّٰہُ فِیْ زَمَانِهِ الْمِلَلَ کُلَّهَا غَیْرَ الْاِسْلَامِ وَیُهْلِکُ اللّٰہُ فِیْ زَمَانِهِ الْمَسِیْحَ الدَّجَّالَ الْکَذَّابَ وَتَقَعُ الْاَمَنَةُ فِی الْاَرْضِ حَتّٰی تَرْتَعَ الْاِبِلُ مَعَ الْاَسَدِ جَمِیْعًا وَالنُّمُوْرُ مَعَ الْبَقَرِ وَالذِّئَابُ مَعَ الْغَنَمِ وَیَلْعَبَ الصِّبْیَانُ وَالْغِلْمَانُ بِالْحَیَّاتِ لَا یَضُرُّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَیَمْکُثُ مَاشَاءَ اللّٰہُ اَنْ یَمْکُثَ ثُمَّ یُتَوَفّٰی فَیُصَلِّیْ عَلَیْهِ الْمُسْلِمُوْنَ وَیَدْفِنُوْنَهُ." (مسند احمد، ج:۲، ص:۴۳۷، تفسیر ابن جریر، ج:۶، ص:۲۲)

ترجمہ: ..."حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سب انبیاء علیہم السلام باپ شریک بھائیوں کی طرح ہیں کہ ان سب کا دین ایک اور مائیں (شریعتیں) جدا جدا ہیں اور میں عیسیٰ ابن مریم کے سب سے زیادہ قریب ہوں۔ کیونکہ میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں ہوا۔ وہ نازل ہوں گے۔ جب تم انہیں دیکھو تو فوراً پہچان لینا۔ (ان کی پہچان یہ ہے) وہ درمیانہ قد وقامت کے ہوں گے۔ رنگ سرخ وسفید ہوگا۔ بال سیدھے اور ایسے (صاف اور چمکدار) ہوں گے کہ وہ اگرچہ بھیگے نہ ہوں، تب بھی یوں معلوم ہوگا۔ جیسے ابھی ان سے پانی ٹپک رہا ہو۔ ہلکے زرد رنگ کے دو کپڑوں میں ہوں گے۔ (وہ اتر کر) صلیب کو توڑ ڈالیں گے۔ خنزیر کو قتل کریں گے۔ جزیہ ختم کردیں گے۔ تمام ملتوں کو معطل کردیں گے۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ان کے زمانہ میں اسلام کے سوا تمام ادیان ومذاہب کا خاتمہ کردے گا اور اللہ تعالیٰ ان کے زمانہ میں کذاب مسیح دجال کو ہلاک کردے گا اور زمین پر امن وامان کا دور دورہ ہوگا۔ حتیٰ کہ اونٹ شیر کے ساتھ، چیتے گائے کے ساتھ اور بھیڑیے بکریوں کے ساتھ ایک

جگہ چرا کریں گے۔ بچے اور لڑکے سانپوں کے ساتھ کھیلیں گے۔ کوئی کسی کو نقصان نہ پہنچائے گا۔ پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا دنیا میں رہیں گے۔ پھر ان کی وفات ہوگی اور مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھ کر انہیں دفن کردیں گے۔“

فائدہ:- دیکھئے! اس حدیث پاک میں آپ ﷺ نے کس طرح سیدنا مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا تعارف کرایا ہے۔ آپ کی طہارت و پاکیزگی اور حلیہ مبارک بتایا ہے اور صرف ماضی کی سوانح کے بیان پر اکتفا نہیں فرمایا بلکہ ان کے مستقبل کے ایسے کارنامے اور ایسی روشن برکات کا بھی تذکرہ فرمایا ہے جن کے بعد کسی مجنون و دیوانے کے لئے ان کی شناخت میں کوئی ادنیٰ سا تردد واشتباہ باقی نہیں رہتا۔ آیئے! آپ کے اس واضح فرمان پر ایمان لایئے اور اپنے خیالات کی پیروی چھوڑ دیجئے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ابھی وفات نہیں ہوئی:

حدیث نمبر:-۲۰:

”عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِیِّ مُرْسَلًا یَرْفَعُهُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلْیَهُوْدِ: اِنَّ عِیْسٰی لَمْ یَمُتْ وَاِنَّهٗ رَاجِعٌ اِلَیْكُمْ قَبْلَ یَوْمِ الْقِیَامَةِ.“ (تفسیر ابن کثیر، ج:۱، ص:۳۶۶، ابن جریر، ج:۳، ص:۲۸۹)

ترجمہ:... ”حضرت حسن بصریؒ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہودیوں سے فرمایا کہ: عیسیٰ علیہ السلام کو (ابھی) موت نہیں آئی، وہ قیامت سے پہلے تمہاری طرف واپس آئیں گے۔“

فائدہ:- یہود اور نصاریٰ دونوں کا تصور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق جدا جدا ہے۔ حضور ﷺ نے دونوں کو علیحدہ علیحدہ خطاب فرمایا ہے۔ یہود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مردہ تصور کرتے ہیں۔ (یہی نظریہ قادیانیوں کا بھی ہے) اس لئے آپ ﷺ نے اس فرمان میں ان کی موت کی نفی فرما کر ان کی دوبارہ تشریف آوری پر زور دیا ہے اور لفظ ”رجوع“ استعمال فرمایا ہے۔

نصاریٰ انہیں خدا مانتے ہیں۔ گویا ان کے نزدیک ان پر فنا نہیں آئے گی۔ آپ ﷺ نے انہیں سمجھایا کہ خدا وہ ہے جس کو کبھی فنا نہ ہو اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بعد از نزول موت آنی ہے پھر وہ خدا کیسے ہوسکتا ہے؟

آنحضرت ﷺ کی سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق سلام کی وصیت:

حدیث نمبر:-۲۱:

”عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَدْرَكَ مِنْكُمْ عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ فَلْیَقْرِئْهُ مِنِّی السَّلَامَ.“ (درمنثور، ج:۲، ص:۲۴۵)

ترجمہ:... ”حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جس شخص کی بھی عیسیٰ ابن مریم سے ملاقات ہو، وہ ان کو میری جانب سے سلام پہنچادے۔“

فائدہ:- اس حدیث سے بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول یقینی معلوم ہو رہا ہے اور حدیث کے راویوں کو ان کی آمد کا انتظار لگ رہا ہے۔ نیز یہ بھی ثابت ہو رہا ہے کہ امت پر فرض ہے کہ وہ اس پیش گوئی کو یاد رکھے اور جس خوش نصیب انسان کو وہ زمانہ ملے تو اس پر لازم ہے کہ وہ آنحضرت ﷺ کا سلام پہنچا کر آپ کی وصیت کو پورا کرنے کی سعادت حاصل کرے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول اس امت کے لئے رحمت ہے:

حدیث نمبر:-۲۲:

”عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَیْفَ تَهْلِكُ اُمَّةٌ اَنَا اَوَّلُهَا، وَعِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ اٰخِرُهَا.“ (کنزالعمال ج۱۴ص۲۶۹)

ترجمہ:... ”حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بھلا وہ امت کیسے ہلاک ہوسکتی ہے جس کے اوّل میں، میں ہوں اور آخر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہوں۔“

فائدہ:- ہر گزشتہ اُمت دو رسولوں کے درمیان ہوتی چلی آئی ہے۔ یہ امت بھی دو رسولوں کے درمیان میں ہے۔ ابتدا میں آنحضرت ﷺ تشریف لائے اور آخر میں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے۔ لیکن یاد رہے کہ اس اُمت کا معاملہ دوسری اُمتوں سے مختلف ہے۔ اس امت کے رسول تو صرف آنحضرت ﷺ ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری اس امت میں بحیثیت رسالت مستقلہ نہ ہوگی، بلکہ آپ کے نائب و خلیفہ ہونے کی حیثیت سے ہوگی۔ اسی لئے ان کی امت بھی کوئی جدید امت نہ ہوگی۔ خلاصہ یہ کہ ان کا اس امت کے آخر میں تشریف لانا باعث رحمت بھی ہے اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کی بہ نسبت ان کی یہ خصوصیت بھی ہے۔

(جاری ہے)

قرآن کریم اور حج کے بارے میں

مرزا قادیانی کی ہرزہ سرائی

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

گزشتہ سے پیوستہ

قرآن پاک آسمانی کتابوں میں سے آخری عظیم الشان آسمانی کتاب ہے جو ساڑھے چودہ سو سال سے اپنی حقانیت اور عظمت کا لوہا منواتی چلی آرہی ہے۔ کذاب قادیان نے اپنی خرافات کو وحی قرار دیتے ہوئے اسے قرآن پاک کا ہم پلہ یا اس سے بہتر قرار دیا۔ اس سلسلہ میں دجال قادیان کے چند حوالہ جات پیش خدمت ہیں:

قرآن مجید کے قریب نازل ہوا:

”انا انزلناہ قریباً من القادیان۔“

اس کی تفسیر یہ ہے: ”انا انزلناہ قریباً من دمشق بطرف شرقی عندالمنارۃ البیضاء“، کیونکہ اس عاجز کی سکونتی جگہ قادیان کے مشرقی کنارہ پر ہے۔

(تذکرہ مجموعہ وحی الہامات ص:۵۹ طبع چہارم)

قادیان کا نام قرآن مجید میں:

مرزا قادیانی نے ایک کشف میں دیکھا کہ قادیان کا نام قرآن مجید میں درج ہے۔ مرزا قادیانی چونکہ نبوت کا دعویٰ رکھتا ہے۔ اس لئے نبی کا کشف معتبر ہے۔ کشف ملاحظہ ہو: ”اس روز کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی مرزا غلام قادر میرے قریب بیٹھ کر قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان فقرات کو پڑھا: ”انا انزلناہ قریباً من القادیان“ تو میں نے سن کر بہت تعجب کیا کہ کیا قادیان کا لفظ قرآن پاک میں لکھا ہوا ہے؟ تب انہوں نے کہا کہ یہ دیکھو لکھا ہوا ہے۔ تب میں نے نظر ڈال کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں شاید قریب نصف کے موقع پر یہی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے۔ تب میں نے دل میں کہا تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے: مکہ، مدینہ اور قادیان۔“

(ازالہ اوہام ص:۴۰، خزائن:۳ ص:۱۴۰)

مرزا کا کشف والہام قرآن مجید کے برابر:

”الہام وکشف کی عزت اور پایۂ عالیہ قرآن مجید کے برابر ہے۔۔۔۔ یہی ایک صداقت تو اسلام کے لئے اعلیٰ درجہ کا نشان ہے جو قیامت تک بے نظیر شان وشوکت اسلام کی ظاہر کررہا ہے، یہی تو وہ خاص برکتیں ہیں جو غیر مذہب والوں میں پائی نہیں جاتیں۔“

(ازالہ اوہام ص:۱۵۳، خزائن:۳ ص:۱۷۸)

مرزا پر قرآن مجید دوبارہ اترا:

”ہم کہتے ہیں کہ قرآن کہاں موجود ہے؟ اگر قرآن موجود ہوتا تو کسی کے آنے کی کیا ضرورت تھی۔ مشکل تو یہی ہے کہ قرآن دنیا سے اٹھ گیا ہے۔ اس لئے تو ضرورت پیش آئی کہ محمد رسول اللہ (مرزا قادیانی) کو بروزی طور پر دوبارہ دنیا میں مبعوث کرکے آپ پر قرآن شریف اتارا جاوے۔“ (کلمۃ الفصل ص:۱۷۳، مرزا بشیر احمد ایم اے پسر مرزا قادیانی)

مرزا قرآن کی طرح:

”ما انا اللہ کاالقرآن وسیظھر علی یدیٔ ما ظھر من الفرقان“۔۔۔ میں تو بس قرآن کی ہی طرح ہوں اور عنقریب میرے ہاتھ پر ظاہر ہوگا جو فرقان سے ظاہر ہوا۔ (تذکرہ مجموعہ کشوف والہامات ص:۷۷ طبع چہارم)

قرآن شریف مرزا قادیانی کے منہ کی باتیں:

”قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات ص:۷۷ طبع چہارم)

مرزا قادیانی کے الہامات قرآن کی طرح:

”میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر اور جس طرح میں قرآن شریف کو قطعی اور یقینی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں، اسی طرح اس کلام کو جو میرے پر نازل ہوتا ہے، خدا کا کلام یقین کرتا ہوں۔“ (حقیقۃ الوحی ص:۲۲۰، خزائن:۲۲ ص:۲۲۰)

خدا کی قسم میری وحی کلام مجید ہے:

”آنچہ من بشنوم ز وحی خدا

بخدا پاک دانمش ز خطا
ہمچو قرآن منزہ اش دانم
از خطاہا ہمینست ایمانم
بخدا ہست ایں کلام مجید
از دہان خدائے پاک و وحید
آن یقینے کہ بود عیسیٰ را
بر کلامے کہ شد برو القاء
وان یقین کلیم بر تورات
وان یقینہائے سید سادات
کم نیم زاں ہمہ بروئے یقین
ہر کہ گوید دروغ ہست لعین۔"

ترجمہ: "جو کچھ میں اللہ کی وحی سے سنتا ہوں خدا کی قسم، اسے ہر قسم کی خطا سے پاک مانتا ہوں۔

قرآن کی طرح میری وحی خطاؤں سے پاک ہے، یہ میرا ایمان ہے۔

خدا کی قسم یہ کلام مجید ہے، جو خدائے پاک یکتا کے منہ سے نکلا ہے۔

جو یقین عیسیٰؑ کو اپنی وحی پر، موسیٰؑ کو تورات پر اور حضور علیہ السلام کو قرآن مجید پر تھا۔

میں از روئے یقین ان سے کم نہیں ہوں، جو جھوٹ کہے وہ لعنتی ہے۔"

(نزول المسیح ص:۹۹، خزائن:۱۸ ص:۴۷۷)

احادیث رسول کی توہین:

"میرے اس دعویٰ کی حدیث بنیاد نہیں بلکہ قرآن اور وہ وحی ہے جو میرے پر نازل ہوتی ہے۔ ہاں! تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق اور میری وحی کے معارض نہیں، دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔" (اعجاز احمدی، ضمیمہ نازل المسیح:۳۶، خزائن:۱۹ ص:۱۴۰)

حرمین شریفین کی توہین:

مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ مرجع خلائق ہیں۔

مکہ مکرمہ کو یہ شرف حاصل ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کا سب سے پہلا گھر بیت اللہ شریف واقع ہے، جو حضرت ابراہیم واسماعیل علیہما السلام نے بنایا۔ مکہ مکرمہ میں بیت اللہ شریف کا طواف کیا جاتا ہے۔

بیت اللہ شریف کے ایک کونے میں حجر اسود واقع ہے، جسے بوسہ دینے سے آدمیوں کے گناہ جھڑتے ہیں، بیت اللہ شریف کے قریب آب زمزم کا چشمہ واقع ہے جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کے پاؤں کی ٹھوکر مارنے سے معرض وجود میں آیا، جو دنیا وآخرت کے تمام پانیوں سے افضل ہے۔

مکہ مکرمہ میں منیٰ، عرفات، مزدلفہ کے مقامات ہیں، جہاں لوگوں کو حج نصیب ہوتا ہے، مدینہ طیبہ کی سب سے اہم ترین فضیلت یہ ہے کہ یہاں تمام کائنات خداوندی کے سردار بلکہ دونوں جہانوں کے سردار آرام فرما ہیں۔ جس کی مثال دنیا میں کہیں نہیں ملتی، جس میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ کے برابر ہے۔ کذاب قادیان اور اس کی ذریت خبیثہ مکہ مکرمہ، مدینہ طیبہ سے قادیان کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں، اس سلسلہ میں اختصار کے ساتھ چند حوالہ جات پیش خدمت ہیں:

۱:... "قادیان کا نام قرآن پاک میں ہے۔" (ازالہ اوہام:۴۰)

۲:... "مسجد اقصیٰ سے مراد مسیح موعود کی مسجد ہے جو قادیان میں واقع ہے، جس کی نسبت براہین احمدیہ میں خدا تعالیٰ کا یہ کلام ہے: "مبارک، مبارک، کل امر مبارک یجعل فیہ" یہ مبارک کا لفظ بصیغہ مفعول اور فاعل واقع ہوا، قرآن مجید کی آیت "بارکنا حولہ" کے مطابق ہے۔ پس کچھ شک نہیں کہ قرآن مجید

بقیہ:...... زکوٰۃ دولت کی تقسیم کا انقلابی نظام

حدیث:...... "عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: ما من رجل لا یؤدی زکوۃ مالہ الا جعلہ اللہ یوم القیامۃ فی عنقہ شجاعًا۔ ثم قرأ علینا مصداقہ من کتاب اللہ: ولا یحسبن الذین یبخلون بما اتٰھم اللہ من فضلہ۔ الآیۃ۔"

(رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجہ، مشکوٰۃ ص:۱۵۷، کتاب الزکوٰۃ)

ترجمہ:...... "حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ: جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا، قیامت کے دن اس کا مال گنجے سانپ کی شکل میں اس کی گردن میں ڈال دیا جائے گا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مضمون کی آیت ہمیں پڑھ کر سنائی۔ آیت کا ترجمہ یہ ہے: اور ہرگز خیال نہ کریں ایسے لوگ جو ایسی چیز میں بخل کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے فضل سے دی ہے کہ یہ بات کچھ ان کے لئے اچھی ہوگی، بلکہ یہ بات ان کی بہت بری ہے، وہ لوگ قیامت کے روز طوق پہنا دیئے جائیں گے اس کا جس میں انہوں نے بخل کیا تھا۔"

(آل عمران:۱۸۰، ترجمہ حضرت تھانویؒ)

میں قادیان کا ذکر ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:’’سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ الذی بارکنا حولہ۔‘‘

(خطبۂ الہامیہ حاشیہ:۲۱،خزائن:۱۶؍ص:۲۱)

۳:…’’والمسجد الاقصیٰ الذی بناہ المسیح الموعود فی القادیان‘‘… مسجد اقصیٰ سے مراد وہ مسجد ہے جسے مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے قادیان میں بنایا…۔(خطبۂ الہامیہ ص:۲۵)

۴:…’’معراج میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر فرما ہوئے وہ مسجد اقصیٰ یہی ہے جو قادیان میں بجانب مشرق واقع ہے، جس کا نام خدا کے کلام میں مبارک رکھا ہے۔‘‘(خطبۂ الہامیہ ص:۲۲،خزائن:۱۶؍ص:۲۲)

قادیان کی فضیلت:

’’لوگ معمولی اور نفلی طور پر حج کرنے کو جاتے ہیں، مگر اس جگہ (قادیان میں) آنا نفلی حج سے ثواب زیادہ ہے اور غافل رہنے میں نقصان اور خطرہ، کیونکہ یہ سلسلہ آسمانی ہے اور حکم ربانی۔‘‘

(آئینہ کمالات اسلام ص:۳۵۲،خزائن:۵؍ص:۳۵۲)

زمین قادیان اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

(درثمین، ص:۵۶)

مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں کا دودھ:

’’حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے اس کے متعلق بڑا زور دیا ہے اور فرمایا: جو بار بار یہاں نہیں آتے مجھے ان کے ایمان کا خطرہ ہے۔ تم ڈرو کہ تم میں سے کوئی کاٹا نہ جائے پھر یہ تازہ دودھ کب تک رہے گا؟ آخر ماؤں کا دودھ بھی سوکھ جایا کرتا ہے، کیا مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں کا دودھ سوکھ گیا کہ نہیں۔‘‘

(حقیقۃ الرؤیا، ص:۴۶،طبع اول مرزا بشیر الدین محمود)

قادیان تمام بستیوں کی ماں:

’’اس بات میں خدا تعالیٰ نے قادیان کو تمام بستیوں کی (ام الماں) قرار دیا ہے۔ اس لئے اب وہی بستی پورے طور پر روحانی زندگی پائے گی جو اس کی چھاتیوں سے دودھ پیئے گی۔‘‘

(حقیقۃ الرؤیا، ص:۴۵، مرزا بشیر الدین محمود خلیفہ قادیان)

قادیان کا جلسہ حج کی طرح:

’’آج جلسہ کا پہلا دن ہے اور ہمارا جلسہ بھی حج کی طرح ہے، حج خدا تعالیٰ نے مومنوں کی ترقی کے لئے مقرر کیا تھا۔ آج احمدیوں کے لئے دینی لحاظ سے حج تو مفید ہے، مگر اس سے اصل غرض قومی ترقی تھی وہ انہیں حاصل نہیں ہوسکتی، کیونکہ حج کا مقام ایسے لوگوں کے قبضہ میں ہے جو احمدیوں (قادیانیوں) کو قتل کردینا جائز سمجھتے ہیں۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے قادیان کو اس کام کے لئے مقرر کیا ہے۔ ہمارے آدمیوں میں سے جن کو خدا تعالیٰ توفیق دیتا ہے وہ حج کرتے ہیں، مگر وہ فائدہ جو حج سے مقصود ہے، وہ سالانہ جلسہ پر ہی آکر اٹھاتے ہیں۔‘‘

(برخلافت، ص:۵، از مرزا محمود طبع اول)

خلاصہ اس کہ:

☆……قرآن شریف میں قادیان کا نام موجود ہے۔

☆……مسجد اقصیٰ سے مراد مرزا قادیانی کی عبادت گاہ ہے، جو قادیان میں واقع ہے۔

☆……یہی وہ مسجد ہے کہ سفر معراج میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ (قادیان) تک گئے، قادیان کی عبادت گاہ کو بیت اللہ شریف کا درجہ حاصل ہے۔

☆……قادیان میں جانا نفلی حج سے زیادہ ثواب ہے۔

☆……مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں کا دودھ خشک ہوگیا ہے، اب ہدایت و فیضان صرف قادیان سے ملے گا۔

☆……قادیان روحانی طور پر تمام بستیوں کی ماں ہے۔

☆……قادیان کا جلسہ حج کی طرح ہے۔

☆☆……………………☆☆

بقیہ:……رمضان المبارک: احکام وفضائل

نہیں ہے، دادا دادی، نانا نانی، اولاد، میاں بیوی کے علاوہ رشتہ داروں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے یعنی بھائی بہن، بھانجے، بھتیجے، چچا، خالہ پھوپی اور ماموں کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔ قریبی رشتہ دار کو زکوٰۃ دینے میں دوہرا ثواب ملتا ہے۔

نمازِ عید:

ثنا پڑھنے کے بعد امام صاحب تین زائد تکبیریں کہیں گے، دو میں ہاتھ اٹھا کر چھوڑ دیں، تیسری تکبیر میں ہاتھ باندھ لیں۔ دوسری رکعت میں امام صاحب پہلے قرأت کریں گے، پھر چار تکبیریں کہیں گے، تینوں تکبیروں میں ہاتھ اٹھا کر چھوڑ دیں، چوتھی تکبیر میں رکوع میں چلے جائیں۔ بقیہ چیزیں عام نمازوں کی طرح ہیں۔ سلام و دعا کے بعد امام صاحب خطبہ پڑھیں گے، خاموشی سے خطبہ سنیں پھر عیدگاہ سے باہر نکلیں۔ ☆☆

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے

دعوتی وتبلیغی اسفار

خیبر پختونخواہ کا ایک ہفتہ کا تبلیغی دورہ

صوبہ خیبر پختونخواہ کے مبلغ مولانا عابد کمال حقانی کی دعوت پر ایک ہفتہ کے دورہ پر آنا ہوا۔ اس دورہ میں زیادہ تر دینی مدارس اور جامعات میں بیانات ہوئے، جن میں طلبا کو آل پاکستان ختم نبوت کورس چناب نگر میں شرکت کی دعوت دی گئی۔ دورہ کا آغاز لکی مروت ضلع کے دینی مدارس میں بیانات سے ہوا۔

جامعہ حلیمیہ درہ پیزو: جامعہ حلیمیہ، دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے بعد خیبر پختونخواہ کے مدارس میں بڑا مدرسہ ہے، جس میں ہر سال سینکڑوں طلبا دورۂ حدیث پاک کی سند اور دستار حاصل کرتے ہیں۔ اسی جامعہ کے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد انور مدظلہ اپنے حلقہ کے ایم این اے بھی ہیں، جرأت مند اور بہادر عالم دین ہیں، پارلیمنٹ میں دین اسلام اور علاقہ کی ضروریات کے لئے بھرپور آواز اٹھاتے ہیں، تین درجن طلبا نے کورس میں شرکت کا وعدہ کیا۔ اس پروگرام میں سرائے نورنگ مجلس کے ناظم مالیات اور ہردلعزیز شخصیت مولانا محمد ابراہیم ادہمی زید مجدہ کی معیت ورفاقت حاصل رہی۔ ادہمی صاحب کی معرفت دیگر کئی ایک مدارس میں بھی بیانات ہوئے اور طلبا نے دلچسپی سے بیانات سنے۔

جامعہ عثمانیہ: حضرت مولانا مفتی حمید اللہ جانؒ کے عزیزوں کے مدرسہ لکی مروت میں بھی بیان ہوا، رات کا آرام وقیام سرائے نورنگ لاری اڈا کی مسجد میں ہوا۔

۳؍فروری صبح نو دس بجے کے درمیان فرزندی قاری علی حیدر سلمہ نے ایک تصویر سینڈ کی جو برخوردارم نعمان شہزاد کی تھی، جسے ہم ایک ماہ سے تلاش کر رہے تھے۔ عزیزم نے بتلایا کہ یہ تصویر میوہسپتال لاہور کے سردخانہ سے ملی ہے، جو وفات شدہ کی تصویر تھی۔ راقم نے مدارس کا دورہ ادھورا چھوڑ کر لاہور کے لئے سفر کیا۔

۴؍فروری صبح کی نماز کے بعد عزیزم نعمان شہزاد کی قبر پر فاتحہ پڑھی۔ یہ سطور لکھتے ہوئے دل ساتھ نہیں دے رہا۔ ایک ہی ماہ میں دو جوان بیٹوں کے صدمہ سے دوچار ہونا پڑا، قاری ابوبکر صدیقؒ کی رحلت کا صدمہ کیا کم تھا کہ نعمان شہزاد کی وفات کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔ اللہ پاک یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق نصیب فرمائیں۔ آمین۔

جامعہ عربیہ صدیقیہ منورہ: ضلع لکی مروت کا سنگ بنیاد خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد نور اللہ مرقدہ نے ۱۹۹۴ء میں رکھا۔ علاقہ کے معروف عالم دین حضرت مولانا حافظ سیّد عبدالمتین شاہؒ مہتمم مقرر کئے گئے، جو ۱۶؍اکتوبر ۲۰۱۸ء تک مدرسہ کا نظم چلاتے رہے۔ متذکرہ بالا تاریخ کو ان کا انتقال ہوا اور ان کی نماز جنازہ خانقاہ سراجیہ کے سجادہ نشین حضرت مولانا صاحبزادہ خلیل احمد مدظلہ نے پڑھائی۔ ان کی وفات کے بعد ان کے فرزند ارجمند مولانا محمد عبداللہ حقانی مدظلہ ان کے جانشین اور مدرسہ کے مہتمم مقرر کئے گئے۔ موصوف کی قیادت میں اس وقت ۱۵ اساتذہ کرام کی نگرانی میں تین سو طلبا زیر تعلیم ہیں۔ جہاں دورۂ حدیث شریف سمیت تمام اسباق ہوتے ہیں۔ یکم فروری کو ظہر کی نماز کے بعد جامعہ میں بیان ہوا، جس میں طلبا کو چناب نگر کورس کی دعوت دی گئی۔ پندرہ بیس طلبا نے ارادہ کا اظہار کیا۔ ضلع لکی مروت کے ناظم مالیات مولانا محمد ابراہیم ادہمی نے ان میں سے ایک طالب علم کو امیر مقرر کرکے اسماء گرامی بمعہ ٹیلی فون نمبر سرائے نورنگ دفتر میں بھیجنے کی تلقین کی۔

جامعہ صدیقیہ نوشہرہ: جامعہ صدیقیہ دریائے کابل کے کنارہ پر نوشہرہ میں واقع ہے جس کے بانی ہمارے حضرت مولانا محمد عبداللہ بھکر کے شاگرد رشید مولانا محمد عارف ہیں۔ اس ادارہ میں ۱۶۰ طلبا سولہ اساتذہ کرام کی نگرانی میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اولیٰ سے مشکوٰۃ شریف تک طلبا زیر تعلیم ہیں۔ ۱۶؍فروری صبح دس سے ساڑھے دس بجے تک بیان ہوا۔

جامعہ ابوہریرہ میں بیان: جامعہ ابوہریرہ کے بانی ملک کے نامور ادیب وخطیب مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ ہیں جو دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے فاضل اور بانی شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے ممتاز تلامذہ میں سے ہیں۔ فراغت کے بعد جامعہ میں کئی سال تدریس کے فرائض سرانجام دیتے رہے، بعدازاں انہیں اللہ پاک نے خالق آباد میں وسیع وعریض قطعہ

اراضی عطا فرمایا اور انہوں نے جامعہ ابو ہریرہ کے نام سے مدرسہ قائم کیا، جس میں سینکڑوں طلبا دورۂ حدیث شریف سمیت تمام کلاسوں میں زیر تعلیم ہیں۔ موصوف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ بہت محبت فرماتے ہیں، ہر سال آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں اپنے مصارف پر شرکت فرماتے ہیں۔ ۱۶ر فروری بارہ بجے دوپہر تمام طلبا، اساتذہ کرام سے گفتگو کرنے کی سعادت نصیب فرمائی۔

مجلس چارسدہ کے اجلاس میں شرکت:

چارسدہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا فعال یونٹ حضرت اقدس مولانا پیر حزب اللہ جان دامت برکاتہم کی سرکردگی میں کام کررہا ہے۔ کسی مخیر ساتھی نے مجلس کے دفتر کے لئے پانچ مرلہ قطعۂ اراضی وقف کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ اس سلسلہ میں منعقدہ اجلاس میں مولانا عابد کمال کی استدعا پر شریک ہوئے۔ اجلاس ۱۶ر فروری بعد نماز عصر تا مغرب جاری رہا۔ اجلاس کی صدارت صوبائی مبلغ مولانا عابد کمال نے کی، جبکہ مہمان خصوصی محمد اسماعیل شجاع آبادی تھے۔ راقم نے شرکاء اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مجلس کا مزاج یہ ہے کہ اگر کوئی شخص قطعۂ اراضی وقف کرنا چاہتا ہے تو پہلے اس کا انتقال عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان کے نام ہونا چاہئے پھر تعمیر کا کام شروع کیا جائے۔

۲:... تعمیر کے لئے چندہ بغیر رسید کے وصول نہ کیا جائے۔

۳: . . . جب بھی تعمیراتی سامان مثلاً سیمنٹ، پینٹ، بجری، سریا، کرش کوئی بھی چیز جب مارکیٹ سے خریدی جائے تو اس کا بل بنوا کر

مرزا قادیانی کے فرشتے .... مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

اللہ پاک پروردگار عالم نے کروڑہا فرشتے پیدا فرمائے، ان میں چار فرشتے معروف ہیں: حضرت جبریل، حضرت میکائیل، حضرت اسرافیل، حضرت عزرائیل علیہم الصلوٰۃ والسلام مرزا قادیانی کو جس نے نبی بنایا۔ اس نے فرشتے بھی دیئے اور ان کے عجیب وغریب نام ہیں: ٹیچی (تذکرہ طبع اول ص:۴۸۶)، شیر علی (تذکرہ، ص:۱۸)، انگریز فرشتہ (تذکرہ، ص:۳۰)، حاکم فرشتہ (تذکرہ، ص:۵۳۹)، مٹھن لال فرشتہ (تذکرہ، ص:۵۱۵)، غلام قادر (تذکرہ، ص:۶۵۰)، دس سالہ (تذکرہ، ص:۳۲۶)، خونی فرشتہ (تذکرہ، ص:۲۲۰)، قصاب فرشتے (تذکرہ، ص:۲۰)، سیٹھ عبدالرحمن (تذکرہ، ص:۴۵۹)، خیراتی (تذکرہ، ص:۲۱۷)، قوت مردمی کی دوا دینے والا (تذکرہ، ص:۱۲۹)۔

مرزا قادیانی کا ایک کشف: ”چند آدمی سامنے بیٹھے ہیں، چادر میں کوئی چیز ہے، ایک شخص نے کہا کہ یہ آپ لے لیں، تو دیکھا کہ اس میں چند مرغ اور ایک بکرا ہے، میں ان مرغوں کو اٹھا کر اور سر سے اوپر لے کر چلا تا کہ بلی وغیرہ نہ پڑ جائے راستہ میں ایک بلی ملی، اس کے منہ میں کوئی شے مثل چوہا ہے۔ مگر اس بلی نے اس طرف توجہ نہیں کی اور میں ان مرغوں کو لے کر گھر پہنچ گیا۔“ اب قادیانیوں کو چاہئے کہ یوم تشکر کا جلسہ منائیں اور بلی کا شکریہ ادا کریں، جس نے توجہ نہ کی اور توجہ کرلیتی تو بکرے اور مرغوں کی خیر نہ تھی۔ (تذکرہ، ص:۵۱۳، ۵۵۸)

مرزا قادیانی رویا (خواب): ”دیکھا کہ ایک دیوار پر ایک مرغی ہے اور وہ کچھ بولتی ہے، سب فقرات یاد نہیں رہے، مگر آخری فقرہ جو یاد رہا وہ یہ تھا: ”ان کنتم مسلمین.“ (تذکرہ طبع اول ص:۵۲۹، ص:۵۳۰، ص:۵۸۰)

مرزا قادیانی کی قابلیت: ”بخدا یہ سچ اور بالکل سچ ہے اور قسم ہے مجھے اس ذات کی، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ درحقیقت مجھ میں کوئی علمی یا عملی خوبی یا ذہانت اور دانشمندی کی لیاقت نہیں۔“ (ازالہ اوہام طبع پنجم آخری صفحہ)

تبصرہ: جس میں علم ہو نہ عمل، ذہانت ہو نہ دانشمندی، تو وہ پاگل اور بے وقوف کیسے نبی ہوسکتا ہے۔ مرزا قادیانی نے اپنے متعلق لکھا اور صحیح لکھا:

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

(براہین احمدیہ، حصہ پنجم، ص:۷)

قادیانیوں کی اخلاقی حالت: مرزا قادیانی نے لکھا: ”مگر میں دیکھتا ہوں کہ جو باتیں ہماری جماعت میں ہیں، بلکہ بعض میں ایسی بے تہذیبی ہے۔ اگر ایک بھائی ضد سے اس کی چارپائی پر بیٹھا ہے تو وہ سختی سے اس کو اٹھانا چاہتا ہے اور اگر نہیں اٹھتا تو چارپائی کو الٹا دیتا ہے اور اس کو نیچے گرا دیتا ہے، پھر دوسرا بھی فرق نہیں کرتا اور وہ اس کو گندی گالیاں دیتا ہے اور تمام بخارات نکالتا ہے تو یہ وہ حالات میں مشاہدہ کرتا ہوں، تب دل کباب ہوجاتا ہے اور جلتا ہے اور بے اختیار دل میں یہ خواہش پیدا ہوتی ہے، اگر میں درندوں میں رہوں تو ان بنی آدم سے اچھا... تو میں کس خوشی کی امید سے لوگوں کو جلسہ کے لئے اکٹھا کروں۔“ (اشتہار التوائے جلسہ ۱۸۹۳ء، شہادۃ القرآن ص:۳۰۴)

محفوظ رکھا جائے تاکہ بوقت ضرورت اگر کوئی چیک کرنا چاہے تو محاسب کے لئے پریشانی کا باعث نہ ہو۔ تعمیر کی نگرانی کے لئے کمیٹی بنائی جائے تاکہ وہ اس کی نگرانی کرسکے۔ ساتھیوں نے بتلایا کہ بیسمنٹ کے لئے کھدائی مکمل ہوچکی ہے اور پتھر بھی آچکے ہیں، حضرت صاحبزادہ عزیز احمد مدظلہ، مولانا اللہ وسایا زیدمجدہ نے موقع ملاحظہ کیا۔ راقم نے موقع پر حاضر ہوکر جگہ کا معائنہ کیا، جگہ روڈ کے قریب ہے، چارسدہ مجلس کی امارت مولانا پیر حزب اللہ جان فرمارہے ہیں۔ نائب امیر مولانا عبدالشکور شاکر، ناظم اعلیٰ مولانا نجیب الاسلام۔ اجلاس میں مولانا عبدالوہاب، مولانا نجیب الاسلام، قاری محمد سعید، مولانا محمد حسن سمیت کئی ایک حضرات نے شرکت کی۔ اجلاس راقم کی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

جامع مسجد بابا کرم شاہ: نوشہرہ میں جامعہ ترتیل القرآن کے نام سے مدرسہ قائم ہے، جس کا اہتمام وانصرام مجلس نوشہرہ کے امیر مولانا قاری محمد اسلم مدظلہ چلارہے ہیں۔ جس میں سینکڑوں طلبا زیر تعلیم ہیں۔ درجۂ عالیہ (مشکوٰۃ شریف) تک تمام اسباق ہوتے ہیں۔ طلبا میں خدمت کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ حضرت قاری صاحب مدظلہ ہمارے حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوریؒ کے ایک بھائی مولانا محمد علی کی اولاد میں سے ہیں۔ ۱۷؍فروری صبح کی نماز کے بعد حضرت قاری صاحب کے حکم سے جامعہ کے اساتذہ کرام اور طلبا سے خطاب کی سعادت نصیب ہوئی اور دسیوں طلبا نے چناب نگر کورس میں شرکت کا وعدہ کیا۔

خانقاہ شمسیہ نقشبندیہ صوابی: خانقاہ کے سجادہ نشین اور خانقاہ میں قائم مدرسہ کے مہتمم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صوابی کے امیر مولانا اعزاز الحق مدظلہ ہیں، ان کے بڑے بھائی مولانا مفتی رضاء الحق افریقا کے کسی ملک میں رہتے ہیں، ان کی مساعی جمیلہ سے خانقاہ میں قائم مدرسہ میں سینکڑوں طلبا زیر تعلیم ہیں، دورۂ حدیث شریف تک تمام اسباق ہوتے ہیں۔ ۱۷؍فروری کو مولانا عابد کمال کی معیت میں حاضری ہوئی اور گیارہ بجے طلبا اور اساتذہ کرام سے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے علماء وطلبا کی ذمہ داری کے عنوان پر بیان کیا۔ اور پنجاب کی طرف روانگی پکڑی۔ اللہ پاک ان پروگراموں کو اپنی بارگاہ میں منظور ومقبول فرمائیں۔

سرگودھا کے مدارس میں بیان: سرگودھا کے معاون مبلغ مولانا خالد عابد کی دعوت پر آج ۱۷؍فروری شام کو دفتر ختم نبوت لکڑمنڈی آمد ہوئی۔ حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی مدظلہ کے حکم پر دفتر سے متصل جامع مسجد فاروقیہ میں تحریک ختم نبوت کے اہداف وضرورت پر گفتگو ہوئی، رات کا قیام دفتر میں رہا۔ صبح کی نماز کے بعد جامع مسجد فاروقیہ کے امام وخطیب مولانا قاری عبدالرحمٰن سلمہ کے حکم پر معراج النبی پر بیان ہوا۔

دارالعلوم سرگودھا: دارالعلوم کے بانی مولانا مفتی شفقت علی مدظلہ ہیں، جنہوں نے سیٹلائٹ ٹاؤن میں ساڑھے پانچ کنال زمین خرید کر مسجد ومدرسہ کی تعمیر شروع کی۔ تعمیر کی سنگ بنیاد چوکیرہ ضلع سرگودھا کے مولانا قطب الدینؒ نے رکھی۔ اس وقت مدرسہ میں ۲۵۰ طلبا زیر تعلیم ہیں۔ درجۂ کتب کے اساتذہ کرام ۱۵ ہیں، درجۂ حفظ کے چار اور تجوید وقرأت کے دو استاذ ہیں۔ متوسطہ سے دورۂ حدیث شریف تک تعلیم ہوتی ہے، جبکہ تجوید وقرأت پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔ ۱۸؍فروری صبح ساڑھے نو بجے سے سوا دس بجے تک بیان ہوا، جس میں کثیر تعداد میں طلبا نے چناب نگر ختم نبوت کورس میں شرکت کا وعدہ کیا۔

مدرسہ ریحان المدارس: متصل جامع مسجد امام اعظم ابوحنیفہ کے بانی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرگودھا کے امیر مولانا نور محمد ہزاروی مدظلہ ہیں، جنہوں نے ایک سینما خرید کر مدرسہ بنایا۔ مدرسہ میں کثیر تعداد میں طلبا زیر تعلیم ہیں۔ مولانا نور محمد ہزاروی متحرک، فعال، عالم دین، خطیب ومبلغ ہیں۔ سرگودھا ڈویژن اور مضافات کے دینی پروگراموں میں عوامی اور علمی دونوں قسم کے بیانات ماحول کے مطابق فرماتے ہیں۔ یہاں کے بھی کئی ایک طلبا نے کورس میں شرکت کا وعدہ فرمایا، ساڑھے دس سے سوا گیارہ بجے تک بیان ہوا۔

جامعہ مفتاح العلوم سرگودھا: جامعہ کی بنیاد مولانا عبداللطیفؒ نے ۱۹۵۶ء میں رکھی، مختلف مقامات پر چلتا رہا۔ سیٹلائٹ ٹاؤن میں ۱۹۸۱ء میں آیا، جبکہ نشاۃ ثانیہ ۱۹۹۷ء میں ہوئی۔ حضرت مولانا عبداللطیفؒ کی وفات کے بعد ان کے فرزند ارجمند مولانا مفتی طاہر مسعود مدظلہ نے اس کا انتظام سنبھالا، اس وقت درجۂ کتب کے اساتذہ کرام ۳۷ ہیں، جبکہ درجۂ حفظ کے ۱۳ اساتذہ کرام کی نگرانی میں ۱۰۲۰ طلبا زیر تعلیم ہیں۔ چھ شاخیں مزید بھی کام کررہی ہیں۔ ہیڈ آفس اور شاخوں کے طلبا ۱۳۰۰ بنتے ہیں۔ دورۂ حدیث شریف میں ۵۵ طلبا زیر تعلیم ہیں، ۱۸؍فروری بارہ بجے سے ساڑھے بارہ بجے تک بیان ہوا، کثیر تعداد میں طلبا نے نام لکھوائے۔ ☆☆☆

عالمی مجلسِ تحفظِ ختمِ نبوّت سے تعاون
شفاعتِ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذریعہ
اللہ رسول محمد
پوری دُنیا میں قادیانیت کا تعاقب
قادیانیوں کو دعوتِ اسلام
سینکڑوں مبلغین کے ذریعہ قادیانی سرگرمیوں کا سدِباب
عدالتوں میں قادیانیت کے متعلق مقدمات کی پیروی
دفاترِ ختمِ نبوت، دارالتصنیف اور لائبریریوں کا قیام
قادیانیت سے تائب ہونے والے مسلمانوں کی نگہداشت
ہفت روزہ ختمِ نبوت کے ذریعہ قادیانیت کا قلمی پوسٹ مارٹم
اِن تمام صدقاتِ جاریہ میں شرکت کے لیے
زکوٰۃ، فطرہ، صدقات، عطیات
عالمی مجلسِ تحفظِ ختمِ نبوّت کو دیجئے
نوٹ مجلس کے مرکزی دفاتر میں رقوم جمع کرا کے مرکزی رسید حاصل کر سکتے ہیں۔
رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تاکہ شرعی طریقے سے مصرف میں لایا جاسکے۔
اپیل کنندگان
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب
امیر مرکزیہ
مولانا صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد صاحب
نائب امیر مرکزیہ
حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ
نائب امیر مرکزیہ
حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری صاحب
مرکزی ناظمِ اعلیٰ
ترسیلِ زر کا پتہ
دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت
حضوری باغ روڈ ملتان
فون +92-61-4583486, +92-61-4783486
WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c # 0010010964680019
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN # PK068ABPA0010010964680019
AALMI MAJLIS TAHAFFUZ KHATM-E-NUBUWWAT
Account # 0010010964710018
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN # PK45ABPA0010010964710018
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.
رابطہ دفتر: جامع مسجد بابُ الرحمت، ایم اے جناح روڈ کراچی فون +92-21-32780337 فیکس +92-21-32780340